www.KitaboSunnat.com
© rasailojaraid.com

حدیث و سنت

غازی عزیر

فضائل قربانی کی احادیث

کا ایک علمی جائزہ

عید الاضحیٰ کے موقع پر قربانی کا درس رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت ثابتہ ہے' لہٰذا اس کی فضیلت میں کسی قسم کا شبہ لاحق نہیں ہونا چاہئے البتہ علمی اعتبار سے فضیلت قربانی کے بارے میں وارد احادیث کا تجزیہ تحقیقی ذوق رکھنے والوں کے لئے اہمیت رکھتا ہے۔ اسی نقطہ نظر سے زیر نظر مضمون "محدث" میں شائع کیا جا رہا ہے ورنہ یہ مغالطہ شروع میں دور ہو جانا چاہئے کہ اس سے قربانی کی اصل فضیلت متاثر ہو سکتی ہے۔ قربانی ایک اہم اسلامی شعار اور سنت ابراہیمی کی یاد گار کے طور پر ہمیشہ سے مسلمانان عالم میں مروج چلی آرہی ہے محدثین کے ہاں جب کسی عمل کا اصل ثابت ہو تو اس کے بارے میں وارد احادیث کو روایت کرنے میں سختی نہیں کی جاتی۔ بلکہ ایسی احادیث کے ساتھ وہی معاملہ کیا جاتا ہے جو اسرائیلیات کے بارے میں ہے۔ امام ابن تیمیہؒ نے اپنی کتاب "الوسیلہ" میں امام احمد بن حنبلؒ کے حوالہ سے اس سلسلے میں بڑی عمدہ بحث کی ہے اور محدثین کا فضیلت اعمال میں وارد احادیث کے بارے میں چند شرائط کے ساتھ برویہ واضح کیا ہے۔ اگرچہ احادیث میں امام حاکمؒ اور ترمذیؒ کا تساہل معروف ہے لیکن علماء امام حاکمؒ اور ترمذیؒ سے استفادہ اسی بنا پر کرتے ہیں۔

برصغیر پاک و ہند میں احادیث ضعیفہ اور موضوعہ کو فضائل اعمال میں بلا امتیاز کثرت سے استعمال کرنے کا رواج رہا ہے جس کا ایک اثر یہ ہے کہ عوام ان پر عقیدہ رکھ کر عمل کرنے لگے ہیں حالانکہ محدثین نے ضعیف حدیث کی بنا پر کوئی عقیدہ اختیار کرنے کی ممانعت فرمائی ہے۔ غالباً محترم غازی عزیر کا مضمون بھی اسی رجحان کا رد عمل ہے۔

واضح رہے کہ ایسی احادیث پر نقد و جرح حدیث کے ثبوت اور عدم ثبوت کے اعتبار سے ہے۔ جہاں تک ان کی روایت اور بطور وعظ بیان کرنے کے تعلق ہے اس سلسلے میں امام ابن تیمیہؒ کے معتدل نقطہ نظر کا حوالہ اوپر دیا جا چکا ہے۔ بلکہ زیر نظر مضمون سے بھی مترشح ہوتا ہے کہ بڑے بڑے محدثین ایسی روایات بیان کرنے میں کوئی باک محسوس نہیں کرتے تھے اس سلسلے میں محدثین کا نقطہ نظر وضاحت کے ساتھ "محدث" کے شمارہ ۲ جلد ۹ بابت محرم، صفر ۱۳۹۹ھ ملاحظہ کیا جا سکتا ہے۔ (حسن مدنی)

© rasailojaraid.com
محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com
© rasailojaraid.com

حدیث نمبرا

اس باب کی پہلی اور سب سے زیادہ مشہور حدیث پیش خدمت ہے

"مَا عَمِلَ آدَمِیٌّ مِنْ عَمَلٍ یَوْمَ النَّحْرِ أَحَبَّ إِلَی اللّٰہِ مِنْ إِھْرَاقِ الدَّمِ إِنَّہٗ لَیَأْتِیْ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ بِقُرُوْنِھَا وَأَشْعَارِھَا وَأَظْلَافِھَا وَإِنَّ الدَّمَ لَیَقَعُ مِنَ اللّٰہِ بِمَکَانٍ قَبْلَ أَنْ یَقَعَ مِنَ الْأَرْضِ فَطِیْبُوْا بِھَا نَفْسًا۔"

"عید قربان کے دن کسی آدمی کا کوئی عمل اللہ کو خون بہانے سے زیادہ پیارا نہیں۔ یاد رکھو قیامت کے دن قربانی کا جانور اپنے سینگوں' بالوں' اور کھروں سمیت آئے گا اور خون زمین پر گرنے سے قبل اللہ تعالیٰ کے یہاں درجہ قبولیت حاصل کر لیتا ہے' لہٰذا قربانیاں خوشی خوشی کیا کرو۔"

اس حدیث کو امام ترمذیؒ نے اپنی "جامع" ۱۔ کے باب "ماجاء فی فضل الاضحیہ" میں' امام ابن ماجہؒ نے اپنی "سنن" ۲۔ میں' امام حاکمؒ نے "مستدرک علی الصحیحین" ۳۔ میں اور امام بغویؒ نے "شرح السنۃ" ۴۔ میں بطریق عبداللہ بن نافع الصائغ عن ابی المثنی (سلیمان بن یزید) عن ہشام بن عروہ عن ابیہ عن عائشہ مرفوعاً" بہ روایت کیا ہے۔ امام ترمذیؒ اس کی تحسین فرماتے ہوئے رقم طراز ہیں "وھذا حدیث حسن غریب لانعرفہ من حدیث ھشام بن عروۃ الا من ھذا الوجہ" اور امام حاکمؒ کا قول ہے "یہ صحیح الاسناد ہے" علامہ عبدالرحمٰن مبارکپوریؒ' امام ترمذیؒ کے قول "وھذا حدیث حسن غریب" کی شرح میں امام حاکمؒ کا قول نقل فرماتے ہیں۔ ۵۔

امام ابن تیمیہؒ نے اس حدیث کو اپنی مشہور کتاب "منتقی الاخبار" کے باب "**الحث علی الاضحیہ**" میں بحوالہ ابن ماجہ و ترمذیؒ ۶۔ اور امام ابن قدامہ المقدسیؒ نے اپنی کتاب "المغنی" میں بحوالہ ابن ماجہ ۷۔ تائیداً" نقل کیا ہے مگر امام ابن حبانؒ نے اسے اپنی کتاب "المجروحین" ۸۔ میں' امام ذہبیؒ نے اپنی کتاب "میزان الاعتدال فی نقد الرجال" ۹۔ میں اور امام ابن الجوزیؒ نے اپنی کتاب "العلل المتناھیہ فی الاحادیث الواھیہ" ۱۰۔ میں وارد کیا ہے اور

۱۔ جامع ترمذی مع تحفۃ الاحوذی ج نمبر۲ ص ۳۵۲
۲۔ سنن ابن ماجہ ص۲۲۶
۳۔ مستدرک للحاکم ج نمبر۴ ص ۲۲۱-۲۲۲
۴۔ شرح السنہ للبغوی ج نمبر۱/۱ ص۱۲۹
۵۔ تحفۃ الاحوذی للمبارکپوری ج نمبر۲ ص ۳۵۲
۶۔ منتقی الاخبار لابن تیمیہ مترجم ج نمبر۱ ص ۱۰۴۰
۷۔ مغنی لابن قدامہ ج نمبر۸ ص ۶۱۸
۸۔ مجروحین لابن حبان ج نمبر۳ ص ۱۵۱
۹۔ میزان الاعتدال للذہبی ج نمبر۴ ص ۵۶۹
۱۰۔ العلل المتناھیہ لابن الجوزی ج نمبر۲ ص ۷۹

© rasailojaraid.com

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com
© rasailojaraid.com

فرماتے ہیں "یہ حدیث صحیح نہیں ہے"۔ یحییٰؒ کا قول ہے کہ عبداللہ بن نافع کچھ بھی نہیں ہے امام نسائیؒ نے اسے متروک اور امام بخاریؒ نے منکر الحدیث بتایا ہے۔ امام ابن حبانؒ کا قول ہے کہ "اس کی اخبار کے ساتھ احتجاج نہیں ہے۔" علامہ مناویؒ نے "فیض القدیر" ۱۱ے میں امام ابن الجوزیؒ کی ہی اتباع کی ہے مگر حق بات یہ ہے کہ اس حدیث کے متعلق جتنی امام ترمذیؒ کی تحسین اور امام حاکمؒ کی تصحیح غلط ہے' امام ابن الجوزی و مناوی رحمہما اللہ کی مذکورہ علت بھی اس سے کچھ کم غلط نہیں ہے۔ کیونکہ موخر الذکر ہر دو حضرات کو حدیث کے راوی عبداللہ بن نافع کے بارے میں وہم ہوا ہے۔ جارحین کے اقوال جو آں رحمہما اللہ نے نقل فرمائے ہیں وہ عبداللہ بن نافع ابوبکر المدنی کے بارے میں وارد ہیں نہ کہ عبداللہ بن نافع الصائغ مولی بنی مخزوم (جو کہ اصلاً اس سند کا راوی ہے) کے بارے میں۔

عبداللہ بن نافع الصائغ سے امام مسلمؒ نے اپنی صحیح میں روایت لی ہے۔ ابن معین' نسائی' عجلی' خلیلی' ابن حبان' ذہبی اور ابن حجر عسقلانی رحمہم اللہ نے اس کی ثقاہت بیان کی ہے۔ امام احمدؒ کا قول ہےؒ لم یکن فی الحدیث بذاک" ابوزرعہؒ فرماتے ہیں "اس میں کوئی حرج نہیں ہے" آں رحمہ اللہ کا ایک دوسرا قول ہے کہ "ثقہ ہے" امام نسائیؒ نے بھی ایک مرتبہ اس کو "لیس بہ بأس" بتایا ہے۔ ابن عدیؒ فرماتے ہیں کہ "مالکؒ سے روایت کرتا ہے اور اپنی روایت میں مستقیم الحدیث ہے" امام دار قطنیؒ فرماتے ہیں کہ "اس پر محدثین اعتبار کرتے ہیں" ابن قانعؒ کا قول ہے کہ "صالح ہے" ابن حجرؒ فرماتے ہیں "ثقہ صحیح الکتاب ہے' مگر اس کے حفظ میں لچک ہے" امام بخاریؒ کا قول ہے "فی حفظہ شئی" امام ابو حاتم الرازیؒ فرماتے ہیں "وہ حفظ حدیث میں لچک والا ہے اور اس کی کتاب اصح ہے" علامہ طاہر پٹنی گجراتی فرماتے ہیں "مجھے علم نہیں کہ کسی نے اس کو مطعون کیا ہے"۔ مزید تفصیلی ترجمہ کیلئے حاشیہ ۱۲ے میں مذکور کتب ملاحظہ فرمائیں۔

زیر مطالعہ حدیث کے ضعف کی علت سلیمان بن یزید ابوالمثنی راوی ہے جیسا کہ امام ذہبیؒ نے "تلخیص المستدرک" مین امام حاکمؒ کی تصحیح پر تعقباً تحریر فرمایا ہے کہ "میں کہتا ہوں سلیمان راوی "واہٍ" ہے۔ بعض ائمہ نے اس کو ترک کیا ہے" امام منذریؒ نے بھی

۱۱ے فیض القدیر للمناوی ج نمبر۵ ص۴۵۸

۱۲ے میزان الاعتدال للذہبی ج نمبر۲ ص۵۱۳' معرفۃ الرواۃ للذہبی ص۱۳' معرفۃ الثقات للعجلی ج نمبر۲ ص۶۴' تقریب التہذیب لابن حجر ج نمبر۱ ص۴۵۶' تہذیب التہذیب لابن حجر ج نمبر۶ ص۵۲' ضعفاء الکبیر للعقیلی ج نمبر۲ ص۳۱۱' من کلام ابن معین فی الرجال ص۱۱۶' قانون الضعفاء للفتنی ص۲۷۴' تحفۃ الاحوذی للمبارکپوری ج نمبر۱ ص۳۷۶' ج نمبر۲ ص۳۵۲' نصب الرایہ للزیلعی ج نمبر۳ ص۱۰۱

© rasailojaraid.com

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com
© rasailojaraid.com

"ترغیب" میں اس پر تعقب کرتے ہوئے لکھا ہے "تمام مخرجین اس کو ابو مثنیٰ کے طریق سے روایت کرتے ہیں اور وہ واہٍ ہے اگرچہ بعض نے اس کی توثیق بھی کی ہے۔" ۱۳ے

سلیمان بن یزید ابو مثنیٰ کے متعلق علامہ بغوی فرماتے ہیں، "ابو حاتم نے اس کی بہت زیادہ تضعیف کی ہے" امام ابن حبان کا قول ہے "اس کے ساتھ احتجاج جائز نہیں ہے۔ "امام ذہبی" اور ابن الجوزی بیان کرتے ہیں کہ "ابو حاتم الرازی نے ابو مثنی کو منکر الحدیث اور غیر قوی بتایا ہے" امام ابن حجر عسقلانی کا قول ہے کہ "طبقہ ششم کا ضعیف راوی ہے" تفصیلی ترجمہ کیلئے حاشیہ ۱۴ے کے تحت درج کتب کا مطالعہ مفید ہوگا۔

لہذا یہ حدیث سند میں عبداللہ بن نافع الصائغ کی موجودگی کے باعث نہیں بلکہ ابو مثنی سلیمان بن یزید الکوفی الکعبی کی بدولت "ضعیف" ہے۔ محدث عصر علامہ شیخ محمد ناصرالدین الالبانی حفظہ اللہ نے بھی "سلسلۃ الاحادیث الضعیفہ والموضوعہ" میں اس حدیث کو وارد کر کے اس پر "ضعیف" ۱۵ے ہونے کا حکم لگایا ہے مگر افسوس کہ دور حاضر اور ماضی قریب کے علماء میں سے مولانا اشرف علی تھانوی مرحوم نے "حیوۃ المسلمین" ۱۶ے میں، مفتی ولی حسن ٹونکی صاحب نے "قربانی کے احکام و مسائل" ۱۷ے کے زیر عنوان، مولانا طارق محمود مدنی صاحب نے "قربانی کی فضیلت" ۱۸ے کے تحت، مولانا سعید احمد جلال پوری صاحب نے "قربِ الٰہی کا بہترین ذریعہ قربانی" ۱۹ے اور "الاضحیہ واجبہ" ۲۰ے کے تحت، پروفیسر عبدالمجید صاحب نے "عیدالضحیٰ سنت ابراہیمی کی تجدید کا دن" ۲۱ے کے زیر عنوان، مولانا عبدالرشید ارشد صاحب نے "قربانی کی حقیقت رضائے الٰہی کا حصول اور سنتِ ابراہیمی کا احیاء ہے" ۲۲ے کے تحت، مولانا منظور احمد نعمانی صاحب نے "عیدالضحیٰ، ارشادات نبویؐ کی روشنی میں" ۲۳ے کے تحت اور مولانا عبدالرؤف ظفر صاحب نے "مسئلہ قربانی کی شرعی حیثیت" ۲۴ے کے زیر عنوان اس حدیث کو مختصراً" یا مطولاً" بطور دلیل نقل کیا ہے۔ فیا للعجب

۱۴ے میزان الاعتدال للذہبی ج نمبر۲ ص۲۲۸، تقریب التہذیب لابن حجر ج نمبر۲ ص۲۶۹، تہذیب التہذیب لابن حجر ج نمبر۱۲ ص۲۲۱، ضعفاء والمتروکین لابن الجوزی ج نمبر۲ ص۲۵، قانون الضعفاء للفتنی ص۲۶۱، تحفۃ الاحوذی للمبارکپوری ج نمبر۲ ص۳۵۲

۱۳ے ترغیب للمنذری ج نمبر۲ ص۱۰۱

۱۵ے سلسلہ الاحادیث الضعیفہ والموضوعہ للالبانی ج نمبر۲ ص۱۴

۱۶ے حیوۃ المسلمین للتھانوی ص۱۲۰ ۲۴ے ماہنامہ محدث لاہور (قسط نمبر۳) ج نمبر۱۴ عدد نمبر۱۲ ص۲۷

۱۷ے روزنامہ جنگ کراچی (عیدالاضحیٰ ایڈیشن) مجریہ ۴ جولائی ۱۹۹۰ء ۱۸ے ایضاً" ۱۹ے ایضاً"

۲۰ے ماہنامہ بینات کراچی ج نمبر۳۳ عدد نمبر۱۲ ص۳۶ ماہ ذوالحجہ ۱۴۰۳ھ

۲۱ے روزنامہ نوائے وقت لاہور (عیدالاضحیٰ ایڈیشن) مجریہ ۴ جولائی ۱۹۹۰ء ۲۲ے ایضاً" ۲۳ے ایضاً"

© rasailojaraid.com

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com
© rasailojaraid.com

دوسری حدیث

اس باب کی دوسری مشہور حدیث یہ ہے

"مَا عَمِلَ آدَمِيٌّ فِيْ هٰذَا الْيَوْمِ اَفْضَلَ مِنْ دَمٍ يُهْرَاقُ اِلَّا اَنْ تَكُوْنَ رَحِماً تُوْصَلُ" 　"اس دن کسی آدمی کا کوئی عمل قربانی سے افضل نہیں ہے سوائے اس کے کہ رشتہ داری کا پاس کیا جائے"

اس حدیث کو امام طبرانیؒ نے "معجم الکبیر" ۲۵۔ میں بطریق حسن بن یحییٰ الخشنی عن اسماعیل بن عیاش عن لیث بن ابی سلیم عن طاؤس عن ابن عباس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی یوم الاضحیٰ (فذکرہ) روایت کیا ہے۔ پاکستان کے مشہور عالم دین مولانا مفتی ولی حسن ٹونکی صاحب نے اس حدیث کو اپنے محولہ مضمون میں بطور دلیل نقل کیا ہے مگر اس کے ضعف کی جانب اشارہ فرماتے ہوئے علامہ ہیثمیؒ فرماتے ہیں

> "اس کو طبرانیؒ نے کبیر میں روایت کیا ہے لیکن اس کی سند میں یحییٰ بن حسن الخشنی ہے جو کہ ضعیف ہے ایک جماعت نے اس کی توثیق بھی کی ہے۔" ۲۶۔

اور علامہ منذری فرماتے ہیں

> "طبرانیؒ نے اسے کبیر میں حضرت ابن عباسؓ سے روایت کیا ہے مگر اس کی سند میں یحییٰ بن الحسن الخشنی ہے جس کا حال میرے سامنے نہیں ہے۔" ۲۷۔

یحییٰ بن الحسن الخشنی کہ جس کی طرف علامہ ہیثمی و علامہ منذری رحمہما اللہ نے اشارہ فرمایا ہے' کا ترجمہ باوجود تلاش بسیار کے راقم کو کہیں نہ مل سکا البتہ علامہ سمعانیؒ نے حسن بن یحییٰ الخشنی کے متعلق علماء کا اختلاف نقل کیا ہے۔ اصل "معجم الکبیر" میں بھی حسن بن یحییٰ ہی مذکور ہے۔ نہ معلوم کس طرح علامہ ہیثمی و منذری رحمہما اللہ کو اس راوی کے نام کے بارے میں وہم ہوا ہے۔

حسن بن یحییٰ الخشنی الدمشقی البلاطی "تہذیب" کے رجال میں سے ہے۔ ابن معینؒ کا قول ہے کہ "کچھ بھی نہیں۔" نسائیؒ فرماتے ہیں "ثقہ نہیں ہے۔" دار قطنیؒ نے اسے

۲۵۔ معجم الکبیر للطبرانی ج نمبر۱/۳ ص ۱۰۴

۲۶۔ مجمع الزوائد للہیثمی ج نمبر۴ ص۱۸

۲۷۔ ترغیب والترہیب للمنذری ج نمبر۲ ص ۱۰۲

© rasailojaraid.com
محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com
© rasailojaraid.com

"متروک" قرار دیا ہے۔ دحیمؒ کا قول ہے کہ "اس میں کوئی حرج نہیں" یحییٰؒ نے ایک مرتبہ "ثقہ" اور دوسری مرتبہ "غیر ثقہ" کہا ہے۔ ابن عدی کا قول ہے "محتمل روایاتہ" ابو حاتمؒ فرماتے ہیں "صدوق! مگر بُرے حافظہ والا تھا" ابن حبانؒ فرماتے ہیں "بہت زیادہ منکر الحدیث تھا ثقات کی طرف سے بے اصل اور متقدمین کی طرف سے غیر متابع روایات بیان کرتا تھا۔" علامہ ابن حجر عسقلانی فرماتے ہیں "طبقہ ہشتم کا صدوق مگر کثیر الغلط راوی ہے" تفصیلی ترجمہ کیلئے حاشیہ ۲۸۔ میں درج کتب ملاحظہ فرمائیں۔

حسن بن یحییٰ الخشنی کے علاوہ اس حدیث کی اسناد میں سے اسماعیل بن عیاش اور لیث بن ابی سلیم کا شمار بھی ضعیف راویوں میں ہوتا ہے۔

اسماعیل بن عیاش کو ابوحاتمؒ نے "لین" یعنی لچک والا بتایا ہے۔ دار قطنی' بیہقی ابن دقیق العیدؒ' نسائیؒ اور منذریؒ وغیرہ نے ابن عیاش کو ضعیف قرار دیا ہے مگر ابن معینؒ نے اس کی توثیق کی ہے۔ ابن حبانؒ نے ایک طرف تو ابن عیاش کو اپنی کتاب "الثقات" میں وارد کیا ہے مگر دوسری طرف اپنی دوسری کتاب "المجروحین" میں فرماتے ہیں "اس کی حدیث میں بہت خطا ہوتی ہے" امام بخاریؒ بیان فرماتے ہیں "اپنے شہر والوں سے روایت کرنے میں صدوق مگر دوسروں سے روایت کرنے میں مخلط ہے" امام احمدؒ کا قول ہے "اسماعیل تمام ضرب سے روایت کرتا ہے" علامہ شوکانیؒ فرماتے ہیں "اسماعیل بن عیاش مقبول ہے کیونکہ جمہور کے نزدیک اس کی وہ روایت جو وہ شامیوں سے بیان کرتا ہے قوی ہوتی ہیں" امام ابن الجوزیؒ فرماتے ہیں "جب اسماعیل عمر دراز ہوا تو اس کے حافظہ میں تغیر آگیا تھا اس لئے وہ اپنی حدیثوں میں بکثرت خطا کرتا اور اسے اس کا قطعاً علم نہ ہوتا تھا" تفصیلی ترجمہ کیلئے حاشیہ ۲۹۔ کے تحت مذکور کتب کا مطالعہ مفید ہوگا۔

۲۸۔ تاریخ یحییٰ بن معین ج نمبر۴ ص۴۶۷' تاریخ الکبیر للبخاری ج نمبر۱/۲ ص۳۰۹' ضعفاء الکبیر للعقیلی ج نمبر۱ ص۲۴۴' جرح والتعدیل لابن ابی حاتمؒ ج نمبر۱ ص۴۴' مجروحین لابن حبانؒ ج نمبر۱ ص۲۳۵' کامل فی الضعفاء لابن عدی ج نمبر۲ ترجمہ ۷۳۶' ضعفاء والمتروکون للنسائی ترجمہ نمبر۱۵۰' ضعفاء والمتروکون للدار قطنی ترجمہ نمبر۱۹۰' ضعفاء والمتروکین لابن الجوزی ج نمبر۱ ص۲۱۰' میزان الاعتدال للذہبی ج نمبر۱ ص۵۲۴-۵۲۵' مغنی فی الضعفاء للذہبی ج نمبر۱ ص۱۶۸' تہذیب التہذیب لابن حجر ج نمبر۲ ص۳۲۶' تقریب التہذیب لابن حجر ج نمبر۱ ص۱۷۲' قانون الضعفاء للفتنی ص۲۵۰ تنزیہ الشریعہ لابن عراق ج نمبر۱ ص۵۱' مجمع الزوائد للہیثمی ج نمبر۱ ص۲۴۹ ج نمبر۲ ص۷

۲۹۔ تاریخ یحییٰ بن معین ج نمبر۴ ص۴۴' ۳۳۴' ۴۵۷' تاریخ الکبیر للبخاری ج نمبر۱ ص۳۶۹' ۳۷۰' ضعفاء الکبیر للعقیلی ج نمبر۱ ص۸۸' جرح والتعدیل لابن ابی حاتم ج نمبر۲ ص۱۹۱' کامل فی الضعفاء لابن عدی ج نمبر۱'

© rasailojaraid.com

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com
© rasailojaraid.com

اب اسی سند کے تیسرے ضعیف راوی لیث بن ابی سلیم کے حالات کا بھی ایک مختصر جائزہ لے لیں۔ امام احمدؒ فرماتے ہیں "مضطرب الحدیث ہے" یحییٰؒ و نسائیؒ نے اسے "ضعیف" بتایا ہے۔ ابن معینؒ کا قول ہے کہ "اس میں کوئی حرج نہیں ہے" عجلیؒ کا ایک قول بھی یہی ہے۔ آں رحمہ اللہ کے دوسرے قول کے مطابق لیث "جائز الحدیث ہے" امام بیہقیؒ فرماتے ہیں "محدثین کے نزدیک ضعیف ہے" امام بیہقیؒ نے اس کی بہت سی روایات کو معلول کہا ہے۔ ابن قطانؒ کا قول ہے "فیہ مقال" ابن سعدؒ فرماتے ہیں "صالح شخص تھا مگر ضعیف الحدیث تھا"۔

ثقات میں سے شعبہ اور ثوری رحمہما اللہ نے اس سے روایت کی ہے، امام مسلمؒ نے بھی متابعات میں اس سے تخریج کی ہے مگر امام ابن حجر عسقلانیؒ فتح الباری میں فرماتے ہیں "ضعیف اور سیئی الحفظ ہے اس کے باوجود اس کی حدیث پر اعتبار و استشہاد کیا جاتا ہے" آں رحمہ اللہ ہی اپنی دوسری کتاب "تقریب" میں فرماتے ہیں "صدوق ہے، آخر عمر میں اختلاط کرتا تھا اور اپنی حدیث میں تمیز نہ کر پاتا تھا پس متروک ہے" خلاصہ میں ہے کہ "فضیل بن عیاض کہتے ہیں کہ اہل علم میں سے ہے" ابن حبانؒ فرماتے ہیں "آخر عمر میں اختلاط کا شکار تھا، اسانید گھڑتا تھا، مراسیل کو مرفوع کرتا اور ثقات کی طرف سے ایسی روایات لاتا جو ان کی احادیث میں سے نہیں ہوتی تھیں۔ عبدالحقؒ فرماتے ہیں "ضعیف الحدیث ہے" علامہ زیلعی

حاشیہ صفحہ گزشتہ

ص۲۸۸، میزان الاعتدال للذہبی ج نمبر۱ ص۲۴۰-۲۴۴ ضعفاء والمتروکون للنسائی ترجمہ نمبر۳۴، ضعفاء و المتروکین لابن الجوزی ج نمبر۱ ص۱۱۸، قانون الضعفاء للفتنی ص۲۴۱، معرفۃ الرواۃ للذہبی ص۷۰، کنی دولابی ج نمبر۲ ص۲۵، سوالات السجزی للحاکم ص۹، سوالات ابن ابی شیبہ لعلی المدینی ص۱۶۱، تغلیق التعلیق لابن حجرج نمبر۱ ص۲۶۶، تقریب التہذیب لابن حجرج نمبر۱ ص۷۳، تہذیب التہذیب لابن حجرج نمبر۱ ص۳۲۱-۳۲۶، تعریف اہل التقدیس لابن حجر ص۸۲، مجروحین لابن حبان ج نمبر۱ ص۱۲۴، الاعتبار للحازمی ص۹، تحقیق لابن الجوزی ج نمبر۱ ص۴۰، ۱۰۹، ۱۳۱، ۱۳۲، ۲۲۷، ۳۵۱ کاشف فی معرفۃ من لہ روایہ فی الکتب الستہ للذہبی ج نمبر۱ ص۱۲۷، تاریخ بغداد للخطیب ج نمبر۶ ص۲۲۷، موضوعات ابن الجوزی ج نمبر۱ ص۱۵۸، ۱۵۹، فوائد المجموعہ للشوکانی ص۲۷۴-۲۷۳، سنن دار قطنی ج نمبر۱ ص۶۵، ج نمبر۴ ص۱۱۸، ۲۳۰، سنن الکبری للبیہقی ج نمبر۱ ص۸۹، ۱۴۲، ۲۴۰، ج نمبر۲ ص۲۵۶، ج نمبر۳ ص۱۳۸، ج نمبر۴ ص۱۵۰، ج نمبر۵ ص۳۳۳، ج نمبر۶ ص۴۸ ج نمبر۹ ص۳۲۶، فتح الباری لابن حجرج نمبر۵ ص۷۵، ۲۲۱ ج نمبر۹ ص۶۶۵ ج نمبر۱۳ ص۱۶۴، ۴۷۳، ۵۴۵ تحفۃ الاحوذی للمبارکپوری ج نمبر۱ ص۱۲۳، مجمع الزوائد للہیثمی ج نمبر۱ ص۱۶، ۱۲۲ ج نمبر۳ ص۲۵، ۶۰ ج نمبر۴ ص۳۸، ج نمبر۶ ص۱، ج نمبر۹، ص۲۸۵، نصب الرایہ للزیلعی ج نمبر۱ ص۸۰، ۳۹، ۱۰۳، ۱۹۵، ۴۱۴ ج نمبر۲ ص۱۶۷، ۳۱۰، ۳۲۹ ج [illegible] ۴۰۳

© rasailojaraid.com
محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com
© rasailojaraid.com

حنفیؒ بیان کرتے ہیں "مستضعف، متکلم فیہ، ضعیف اور فیہ مقال ہے" علامہ شمس الحق عظیم آبادیؒ فرماتے ہیں "یحییٰ القطانؒ، ابن مہدیؒ، ابن معینؒ اور احمدؒ بن حنبل نے اس کو ترک کیا ہے" اور امام نوویؒ "تہذیب الاسماء" میں فرماتے ہیں "علماء کا اس کے ضعف پر اتفاق ہے" مزید تفصیلی حالات کیلئے حاشیہ ۳۰ کے تحت درج کی گئی کتب کا مطالعہ مفید ہوگا۔

لہٰذا یہ حدیث بھی اسناد میں مسلسل ضعفاء کی موجودگی کے باعث "ضعیف" قرار پائے گی۔ علامہ محمد ناصر الدین الالبانی حفظہ اللہ نے بھی اس حدیث کو ضعیف قرار دیا ہے۔ ۳۱۔

تیسری حدیث

اس سلسلہ کی تیسری زبان زد حدیث یہ ہے

"مَنْ ضَحّٰى طَيِّبَةً نَفْسُهٗ مُحْتَسِبًا لِأُضْحِيَتِهٖ كَانَتْ لَهٗ حِجَابًا مِّنَ النَّارِ۔"

"جو شخص اس طرح قربانی کرے کہ اس کا دل خوش ہو اور وہ اپنی قربانی میں ثواب کی نیت رکھتا ہو تو وہ قربانی اس کے لئے دوزخ سے آڑ ہو جائے گی"

اس حدیث کو امام طبرانیؒ نے "معجم الکبیر" میں حسن بن علی رضی اللہ عنہما سے مرفوعاً

۳۰۔ تاریخ یحییٰ بن معین ج نمبر۲ ص۵۰۱، تاریخ الکبیر للبخاری ج نمبر۴ ص۲۴۶ ضعفاء الکبیر للعقیلی ج نمبر۴ ص۱۴، جرح والتعدیل لابن ابی حاتم ج نمبر۳ ص۱۷۷، مجروحین لابن حبان ج نمبر۲ ص۲۳۱، کامل فی الضعفاء لابن عدی ج نمبر۶ ص۲۱۰۵، میزان الاعتدال للذہبی ج نمبر۳ ص۴۲۰، تہذیب التہذیب لابن حجر ج نمبر۸ ص۴۶۵، تقریب التہذیب لابن حجر ج نمبر۲ ص۱۳۸، ضعفاء والمتروکون للنسائی ترجمہ نمبر۵۱۱، ضعفاء والمتروکین لابن الجوزی ج نمبر۳ ص۲۹، قانون الضعفاء للفتنی ص۲۸۶-۲۸۷، علل لاحمد بن حنبل ج نمبر۱ ص۳۸۹، تاریخ الداری عن ابن معین ص۱۵۹، ۱۹۷، طبقات الکبری لابن سعد ج نمبر۶ ص۳۴۹، معرفۃ الثقات للعجلی ج نمبر۲ ص۲۳، شرح صحیح مسلم للنووی ج نمبر۱ ص۵۱، ۵۳، سنن دار قطنی ج نمبر۱ ص۶۷، ۶۸، ۳۳۱ ج نمبر۲ ص۱۹۱ ج نمبر۳ ص۲۶۹، سنن الکبری للبیہقی ج نمبر۱ ص۱۰۸ ج نمبر۲ ص۱۲۰، ۱۶۰ ج نمبر۴ ص۱۰۸ ج نمبر۵ ص۵۸، ج نمبر۷ ص۱۷۰، ۱۹۲ ج نمبر۱۰ ص۳۸ ھدی الساری لابن حجر ص۳۴۹، فتح الباری لابن حجر ج نمبر۱ ص۲۵۸ ج نمبر۲ ص۲۱۴، ۳۳۵، ۴۱۷ ج نمبر۳ ص۲۳۳، ۴۵۹، ۵۳۴ ج نمبر۴ ص۱۶۷، ۱۹۹، ۳۶۳ ج نمبر۵ ص۷۵ ۳ ج نمبر۱۰ ص۱۳۸ ج نمبر۱۱ ص۲۳۴، ۵۹۴ ج نمبر۱۳ ص۴۲۹، تحفہ الاحوذی للمبارکپوری ج نمبر۱ ص۲۶۱ ج نمبر۲ ص۲۱۶، مجمع الزوائد للہیثمی ج نمبر۱ ص۸۳ ج نمبر۳ ص۲۲ ج نمبر۶ ص۲۴۵، ۲۷۹ ج نمبر۱۰ ص۹۴، ۱۴۲، ۱۸۰، ۳۴۹، عون المعبود للعظیم آبادی ج نمبر۱ ص۴۹، بذل المجھود للسہارنپوری ج نمبر۱ ص۳۲۲، ۳۲۵، نصب الرایہ للزیلعی ج نمبر۱ ص۱۷ ج نمبر۲ ص۹، ۷۵، ۴، ۳۳۴، ۳۸۹ ج نمبر۳ ص۹۹، ۱۰۲ ج نمبر۴ ص۲۷، ۳۳۰، ۴۱۱

۳۱۔ سلسلہ الاحادیث الضعیفۃ والموضوعۃ للالبانی ج نمبر۲ ص۱۳

© rasailojaraid.com

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com
© rasailojaraid.com

روایت کیا ہے اور علامہ جلال الدین سیوطیؒ نے "جامع الصغیر" میں وارد کر کے گویا اس کی صحت کی طرف اشارہ فرمایا ہے لیکن اس کے متعلق علامہ ہیثمیؒ فرماتے ہیں "اس کی سند میں سلیمان بن عمرو نخعی ہے جو کذاب ہے" ۳۲۔

علامہ مناویؒ نے "جامع الصغیر" کی شرح میں علامہ ہیثمیؒ کا مذکورہ بالا قول نقل کرتے ہوئے علامہ سیوطیؒ کا رد فرمایا ہے اور لکھتے ہیں کہ "مصنف کو چاہیے تھا کہ اس حدیث کو کتاب سے حذف کر دیں"

اس حدیث کے مجروح راوی سلیمان بن عمرو النخعی ابوداؤد الکوفی کو امام نسائیؒ نے "متروک الحدیث" بتایا ہے۔ امام احمدؒ فرماتے ہیں کہ "کذاب" ہے۔ یحیٰیؒ کا قول ہے "وہ ان راویوں میں سے ہے جو کذاب اور حدیث گھڑنے کیلئے مشہور ہیں۔" یزید بن ہارون فرماتے ہیں "کسی شخص کو اس سے حدیث کی روایت کرنا جائز نہیں ہے" امام بخاریؒ فرماتے ہیں "وہ کذب کیلئے معروف ہے" "امام دار قطنیؒ نے اسے "متروک" بتایا ہے۔ امام ابن حبانؒ فرماتے ہیں "بظاہر صالح شخص تھا مگر جھوٹی حدیثیں گھڑا کرتا تھا' قدری بھی تھا اس کی حدیث کا لکھنا جائز نہیں ہے اور نہ ہی اس کا ذکر اِلایہ کہ علی جہتِ الاعتبار ہو" علامہ زیلعیؒ فرماتے ہیں "ابن الجوزیؒ نے اس کی تکذیب کی ہے" امام ذہبی فرماتے ہیں "کذاب ہے' امام بخاری کا قول ہے کہ متروک ہے۔ قتیبہؒ اور اسحاقؒ نے اس پر کذب کے ساتھ جرح کی ہے" ابن عدیؒ فرماتے ہیں "اس بات پر اجماع ہے کہ وہ حدیث گھڑتا تھا" مزید تفصیلات کے لئے حاشیہ ۳۳۔ میں درج کتب کی طرف رجوع فرمائیں۔

پس یہ حدیث سلیمان بن عمرو النخعی کی موجودگی کے باعث "موضوع" قرار پائے گی۔

شیخ الحدیث علامہ محمد ناصر الدین الالبانی حفظہ اللہ نے "سلسلۃ الاحادیث الضعیفہ والموضوعہ"

۳۲۔ مجمع الزوائد للہیثمی ج نمبر۴ ص۱۷

۳۳۔ تاریخ یحیٰی بن معین ج نمبر۳ ص۵۵۴' تاریخ الکبیر للبخاری ج نمبر۲ ص۲۸' تاریخ الصغیر للبخاری ج نمبر۲ ص۲۹۴' ضعفاء الصغیر للبخاری ترجمہ نمبر۵۳' علل لابن حنبل ج نمبر۱ ص۴' معرفۃ والتاریخ للبستوی ج نمبر۳ ص۵۷' ضعفاء الکبیر للعقیلی ج نمبر۲ ص۱۳۴' جرح والتعدیل لابن ابی حاتم ج نمبر۲ ص۱۳۲' مجروحین لابن حبان ج نمبر۱ ص۳۳۳' کامل فی الضعفاء لابن عدی ج نمبر۳ ص۱۰۹۶' ضعفاء والمتروکون للنسائی ترجمہ نمبر۲۴۷' ضعفاء والمتروکون للدار قطنی ترجمہ نمبر۲۵۶' میزان الاعتدال للذہبی ج نمبر۲ ص۲۱۶' ضعفاء والمتروکین لابن الجوزی ج نمبر۲ ص۲۲-۲۳' کشف الحثیث عمن رمی بوضع الحدیث للحلبی ص۲۰۲-۲۰۳' قانون الضعفاء للفتنی ص۲۶۱' تنزیہ الشریعہ لابن عراق ج نمبر۱ ص۶۵' مختصر سنن ابی داؤد للمنذری ج نمبر۲ ص۱۸۷' نصب الرایہ للزیلعی ج نمبر۲ ص۳۳۸

© rasailojaraid.com

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com
© rasailojaraid.com

میں اسے "موضوع" قرار دیا ہے ۳۴۔ مگر علوم حدیث سے عدم ممارست کے باعث مولانا اشرف علی تھانوی مرحوم نے "حیوۃ المسلمین" ۳۵۔ میں اور مولانا طارق محمود مدنی صاحب نے اپنے مضمون "قربانی کی فضیلت" میں اس موضوع حدیث سے احتجاج کیا ہے' فاناللہ

چوتھی حدیث

فضائل قربانی کے بارے میں چوتھی حدیث یوں بیان کی جاتی ہے۔

"اَیُّھَا النَّاسُ ضَحُّوْا وَاحْتَسِبُوْا بِدِمَائِھَا فَاِنَّ الدَّمَ وَاِنْ وَقَعَ فِی الْاَرْضِ فَاِنَّہٗ یَقَعُ فِیْ حِرْزِ اللّٰہِ عَزَّوَجَلَّ"

"اے لوگو قربانی کرو اور اس کے خون سے ثواب کی امید رکھو کیونکہ جب خون زمین پر گرتا ہے تو وہ حرز اللہ عزوجل میں پہنچ جاتا ہے"

اس حدیث کو بھی امام طبرانیؒ نے اپنی "معجم الاوسط" میں حضرت علیؓ سے مرفوعاً روایات کیا ہے لیکن امام ہیثمیؒ فرماتے ہیں "اس کی سند میں عمرو بن الحصین العقیلی موجود ہے جو کہ متروک الحدیث ہے" ۳۶۔

اس عمرو بن الحصین العقیلی الکلابی کے متعلق امام ابن حجر عسقلانیؒ فرماتے ہیں "طبقہ دہم کا متروک راوی ہے"۔ امام دار قطنیؒ نے اسے "متروک"، ابو حاتم الرازیؒ نے "ذاہب الحدیث' لیس بشئی" ابوزرعہؒ نے "واہی الحدیث" ابن عدیؒ نے "متروک الحدیث" اور ازدیؒ نے "بہت زیادہ ضعیف" قرار دیا ہے۔ تفصیلی ترجمہ کیلئے حاشیہ ۳۷۔ میں مذکور کتب ملاحظہ فرمائیں۔

۳۴۔ سلسلۃ الاحادیث الضعیفہ والموضوعۃ للالبانی ج نمبر۲ ص۱۵

۳۵۔ حیوۃ المسلمین للتھانوی ص۱۲۱

۳۶۔ مجمع الزوائد ج نمبر۴ ص۱۷

۳۷۔ جرح والتعدیل لابن ابی حاتم ج نمبر۳ ص۲۲۹' کامل فی الضعفاء لابن عدی ج نمبر۵ ص۱۷۹۸' میزان الاعتدال للذہبی ج نمبر۳ ص۲۵۲-۲۵۳' تہذیب التہذیب لابن حجر ج نمبر۸ ص۲۱' تقریب التقریب لابن حجر ج نمبر۲ ص۶۸ ضعفاء والمتروکون للدار قطنی ترجمہ نمبر۳۹۰ قانون الضعفاء للفتنی ص۲۸۰' ضعفاء والمتروکین لابن الجوزی ج نمبر۲ ص۲۲۴' کشف الحثیث عمن رمی بوضع الحدیث للحلبیؒ ص۳۲۲' سنن دار قطنی جلد نمبر۱ ص۱۰۲'۱۲۸'۲۲۱' تلخیص المستدرک للذہبی جلد نمبر۲ ص۱۱ ج نمبر۳ ص۱۳۸ جلد نمبر۴ ص۳۴۲' تنزیہ الشریعہ لابن عراق ج نمبر۱ ص۹۳' مجمع الزوائد للھیثمی ج نمبر۵ ص۱۷۱' نصب الرایہ للزیلعی ج نمبر۱ ص۲۰'۱۲۵'۲۰۵'۲۰۶' ج نمبر۴ ص۲۶۲

© rasailojaraid.com

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com
© rasailojaraid.com

عمرو بن الحصین راوی کی موجودگی کے باعث یہ حدیث "موضوع" قرار پائی۔ علامہ محمد ناصر الدین الالبانی حفظہ اللہ نے بھی اس حدیث کو "موضوع" یعنی من گھڑت قرار دیا ہے۔۳۸

پانچویں حدیث

اس باب کی پانچویں حدیث یہ ہے

"مَا أُنْفِقَتِ الْوَرِقُ فِي شَيْءٍ أَحَبَّ إِلَى اللّٰهِ مِنْ نَحِيْرٍ يُنْحَرُ فِي يَوْمِ عِيْدٍ"

"قربانی کی دن کہیں روپیہ پیسہ خرچ کرنا اللہ تعالیٰ کے نزدیک قربانی میں خرچ کرنے سے افضل نہیں ہے"

اس حدیث کو امام طبرانیؒ نے "معجم الکبیر" میں۳۹۔ امام دار قطنیؒ نے اپنی "سنن"۴۰۔ اور اپنے "خلاصہ فوائد" ۴۱۔ میں، قاسم الہمدانی نے اپنی کتاب "الفوائد" میں۴۲۔ اور ابن ابی شریح نے اپنی "جزء بیبی" ۴۳۔ میں بطریق ابراہیم بن یزید الخوزی عن عمرو بن دینار عن طاؤس عن ابن عباس مرفوعاً" بہ روایت کیا ہے۔

ان مخرجین حدیث کے علاوہ امام ابن تیمیہؒ نے اس حدیث کو "منتقی الاخبار" ۴۴۔ میں بحوالہ دار قطنیؒ، علامہ متقیؒ نے "کنز العمال" ۴۵۔ میں، علامہ منذریؒ نے "ترغیب" ۴۶۔ میں اور علامہ سیوطیؒ نے "جامع الصغیر" ۴۷۔ میں بحوالہ طبرانی و سنن بیہقیؒ وارد کر کے گویا اس کی صحت کی طرف اشارہ کیا ہے جبکہ امام ابن الجوزیؒ نے اپنی کتاب "العلل المتناہیہ فی الاحادیث الواہیہ" میں اسے وارد کرنے کے بعد فرمایا ہے

"یہ حدیث صحیح نہیں ہے امام احمدؒ اور امام نسائیؒ فرماتے ہیں ابراہیم بن یزید متروک ہے اور یحییٰؒ کا قول ہے کہ " دھیلہ کے برابر بھی نہیں ہے۔" ۴۸۔

امام ابن الجوزیؒ کے علاوہ محدثین میں سے علامہ ہیثمیؒ بھی "مجمع الزوائد و منبع الفوائد" میں فرماتے ہیں۴۹۔

۳۸۔ سلسلہ الاحادیث الضعیفہ والموضوعہ للالبانی ج نمبر۲ ص۱۶
۳۹۔ معجم الکبیر للطبرانی ج نمبر۳/۱ ص۱۰۲
۴۰۔ سنن دار قطنی ج نمبر۴ ص۲۸۲
۴۱۔ خلاصہ فوائد للدار قطنی ج نمبر۱ ص۸۰
۴۲۔ فوائد للہمدانی ج نمبر۱/۱ ص۱۹۶
۴۳۔ جزء بیبی لابن ابی شریح ج نمبر۱/۲ ص۱۶۸
۴۴۔ منتقی الاخبار لابن تیمیہ مترجم ج نمبر۱ ص۱۰۴۱
۴۵۔ کنز العمال للمتقی ج نمبر۲ ص۳۷۱
۴۶۔ ترغیب للمنذری ج نمبر۲ ص۱۵۵
۴۷۔ جامع الصغیر للسیوطی ج نمبر۲ ص۱۴۲
۴۸۔ علل المتناہیہ لابن الجوزی ج نمبر۲ ص۷۸
۴۹۔ مجمع الزوائد للہیثمی ج نمبر۴ ص۱۷

© rasailojaraid.com

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com
© rasailojaraid.com

"اس کی سند میں ابراہیم بن یزید الخوزی ہے جو کہ ضعیف ہے"

اور امام ابن حبانؒ نے اپنی کتاب "المجروحین" ۵۰۔ میں اسے ابراہیم بن یزید الخوزی کے ترجمہ میں وارد کیا ہے لیکن ابن حبانؒ کی روایت میں "مِن نحیرِ تُنحر" کے بجائے "مِن نحرۃ تنحر" کے الفاظ وارد ہیں۔

اس ابراہیم بن یزید الخوزی المکی کے متعلق امام احمد، نسائی، علی بن جنید، اور ابن حجر عسقلانی رحمہم اللہ فرماتے ہیں کہ "متروک الحدیث" ہے۔ امام یحییٰؒ کا قول ہے کہ "کچھ بھی نہیں ہے" آں رحمہ اللہ کا ہی ایک دوسرا قول ہے کہ "ثقہ نہیں ہے" امام دار قطنیؒ نے اسے "منکر الحدیث بتایا ہے" امام بخاریؒ کا قول ہے "سکتواعنہ" امام ترمذیؒ فرماتے ہیں کہ اس کے بارہ میں بعض اہل علم نے حافظ کی نسبت سے کلام کیا ہے۔ مگر ابن عدی فرماتے ہیں "یکتب حدیثہ" امام ابن حبان فرماتے ہیں "اس نے بہت سی منکرات اور اوہام غلیظہ روایت کی ہیں" برقیؒ کا قول ہے کہ "وہ کذب کیلئے متہم ہے" تفصیلی ترجمہ کیلئے حاشیہ ۵۱۔ میں درج کتب ملاحظہ فرمائیں۔

پس یہ حدیث ابراہیم بن یزید الخوزی کی موجودگی کے باعث بہت زیادہ ضعیف قرار پائے گی۔ علامہ شیخ محمد ناصرالدین الالبانی حفظہ اللہ نے اس کو بجا طور پر "ضعیف جداً" قرار دیا ہے۔ ۵۲۔ مگر افسوس کہ جامعہ ملک سعود الریاض سے وابستہ ہمارے ایک فاضل دوست جناب محمد اقبال کیلانی صاحب نے ادارۃ العامہ لشئون المصاحف و مراقبۃ الکتب (رئاستہ ادارۃ البحوث العلمیہ والافتاء و الدعوۃ والارشاد، الریاض) سے منظور شدہ اپنی "کتاب الصیام" میں

۵۰۔ مجروحین لابن حبان ج نمبر۱ ص۱۰۱

۵۱۔ معرفہ و التاریخ للبستوی ج نمبر۳ ص۴۲، جرح والتعدیل لابن ابی حاتم ج نمبر۱ ص۱۴۶، مجروحین لابن حبان ج نمبر۱ ص۱۰۰، تاریخ یحییٰ بن معین ج نمبر۳ ص۱۱۱، تاریخ الکبیر للبخاری ج نمبر۱ ص۳۳۶، تاریخ الصغیر للبخاری ج نمبر۲ ص۱۱۰، ضعفاء الصغیر للبخاری ترجمہ ۱۲، ضعفاء الکبیر العقیلی ج نمبر۱ ص۷۰-۷۱ ضعفاء والمتروکون للنسائی ترجمہ نمبر۱۴، ضعفاء والمتروکون للدار قطنی ترجمہ نمبر۱۳، قانون الضعفاء للفتنی ص۲۳۴، ضعفاء والمتروکین لابن الجوزی ج نمبر۱ ص۶۰، میزان الاعتدال للذہبی ج نمبر۱ ص۷۵، تقریب التہذیب لابن حجر ج نمبر۱ ص۴۶، تہذیب التہذیب لابن حجر ج نمبر۱ ص۱۷۹-۱۸۰ اللسان المیزان لابن حجر ج نمبر۱ ص۱۲۵، کامل فی الضعفاء لابن عدی ج نمبر۱ ص۲۲۷، تحفۃ الاحوذی للمبارکپوری ج نمبر۴ ص۸۱، مجمع الزوائد للہیثمی ج نمبر۹ ص۳۱۵، تنزیہ الشریعہ لابن عراق ج نمبر۱، ص۲۵، نصب الرایہ للزیلعی ج نمبر۲ ص۷۷ ج نمبر۳ ص۸، ۹، ۱۲، ۳۳، ۳۴، ۸۶

۵۲۔ سلسلہ الاحادیث الضعیفہ والموضوعہ للالبانی ج نمبر۲ ص۱۲

© rasailojaraid.com
محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com
© rasailojaraid.com

اس حدیث سے ایک مسئلہ یوں تخریج فرمایا ہے

"مسئلہ ۱۷۸: قربانی کا پیسہ کسی دوسری جگہ خرچ کرنے سے نہ قربانی کا ثواب ملتا ہے نہ اس کا بدل بن سکتا ہے" ۵۳ ـــــ فانا للہ وانا الیہ راجعون

چھٹی حدیث

اس باب کی چھٹی حدیث حسب ذیل ہے

"يَا فَاطِمَةُ قُوْمِيْ إِلٰى أُضْحِيَتِكِ فَاشْهَدِيْهَا فَإِنَّهُ يُغْفَرُ لَكِ عِنْدَ أَوَّلِ قَطْرَةٍ مِنْ دَمِهَا كُلُّ ذَنْبٍ عَمِلْتِيْهِ وَقُوْلِيْ إِنَّ صَلَاتِيْ وَنُسُكِيْ وَمَحْيَايَ وَمَمَاتِيْ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ لَا شَرِيْكَ لَهُ وَبِذٰلِكَ أُمِرْتُ وَأَنَا أَوَّلُ الْمُسْلِمِيْنَ (الآية) قَالَ عِمْرَانُ: قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ هٰذَا لَكَ وَلِأَهْلِ بَيْتِكَ خَاصَّةً أَمْ لِلْمُسْلِمِيْنَ عَامَّةً؟ قَالَ لَا بَلْ لِلْمُسْلِمِيْنَ عَامَّةً"

"اے فاطمہ اٹھ کر اپنی قربانی کے پاس ہو جاؤ کیوں کہ تم کو معلوم ہونا چاہیے کہ اس قربانی کے خون کا پہلا قطرہ گرنے پر ہی تیرے تمام گناہوں کی مغفرت ہو جائے گی۔ اس وقت یہ دعا پڑھو ان صلاتی ونسکی ومحیای ومماتی للہ رب العلمین لا شریک لہ وبذلک امرت وانا اول المسلمین حضرت عمران بیان کرتے ہیں کہ میں نے سوال کیا یارسول اللہ کیا یہ فضیلت خاص آپؐ اور آپؐ کے اہل بیت کے لئے ہے یا عام مسلمانوں کے لئے بھی ہے؟ آپؐ نے فرمایا نہیں بلکہ اس میں عام مسلمان بھی شامل ہیں"

اس حدیث کی تخریج امام حاکمؒ نے "مستدرک علی الصحیحین" ۵۵ـ میں، امام بیہقیؒ نے اپنی "سنن الکبریٰ" میں اور طبرانیؒ نے "المعجم الکبیر" و "المعجم الاوسط" میں بطریق نضر بن اسماعیل البجلی ثنا ابو حمزہ الثمالی عن سعید بن جبیر عن عمران بن الحصین مرفوعاً" قال بہ کی ہے۔ امام ترمذیؒ نے اپنی "جامع" میں اس حدیث کی طرف ان الفاظ میں اشارہ فرمایا ہے "وفی الباب عن عمران بن الحصین" ۵۶ـ۔ اس حدیث کو اسحاق بن راہویہؒ نے بھی اپنی

۵۳ـ کتاب العیام للکیلانی ص ۹۲

۵۴ـ الانعام - ۱۶۲، ۱۶۳

۵۵ـ مستدرک علی الصحیحین للحاکم ج نمبر ۴ ص ۲۲۲

۵۶ـ جامع ترمذی معہ تحفۃ الاحوذی ج نمبر ۲ ص ۳۵۲

© rasailojaraid.com

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com
© rasailojaraid.com

"مسند" میں بطریق یحییٰ بن آدم و ابوبکر بن عیاش ' عن ثابت عن ابی اسحاق عن عمران بن الحصین فذکرہ روایت کیا ہے۔ جیسا کہ علامہ زیلعیؒ نے "نصب الرایہ" ۵۷۔ میں اور علامہ عبدالرحمٰن مبارکپوریؒ نے "تحفۃ الاحوذی" ۵۸۔ میں بیان کیا ہے۔

امام حاکمؒ فرماتے ہیں: "یہ صحیح الاسناد ہے" لیکن امام ذہبیؒ "تلخیص المستدرک" میں امام حاکمؒ کا رد فرماتے ہوئے لکھتے ہیں "قلت ابو حمزہ الثمالی ضعیف جدا" و ابن اسماعیل لیس بذالک" امام بیہقیؒ فقط یہ فرماتے ہیں کہ "فی اسنادہ مقال" اور علامہ ہیثمیؒ کا قول ہے: "اس کی سند میں ابو حمزہ الثمالی ہے اور وہ ضعیف ہے" ۵۹۔

ابو حمزہ الثمالی جو ثابت بن ابی صفیہ ہے کے متعلق حافظ ابن حجر عسقلانی فرماتے ہیں "ضعیف رافضی ہے" امام احمدؒ فرماتے ہیں "ضعیف الحدیث اور کچھ بھی نہیں ہے" یحییٰؒ کا بھی قول ہے کہ "کچھ نہیں ہے" نسائیؒ بیان کرتے ہیں "ثقہ نہیں ہے"۔ سعدیؒ فرماتے ہیں "واھی الحدیث ہے" علی بن الجنیدؒ نے اسے "متروک" اور دار قطنیؒ نے "ضعیف" قرار دیا ہے۔ ابو حاتمؒ کا قول ہے کہ "لین الحدیث ہے" اور امام ابن حبانؒ فرماتے ہیں "اخبار میں کثیر الوہم ہے لہٰذا اگر روایت میں منفرد ہو تو حد احتجاج سے خارج ہے' تشیع میں غلو بھی کرتا ہے" تفصیلی ترجمہ کیلئے حاشیہ ۶۰۔ کے تحت درج شدہ کتب ملاحظہ فرمائیں۔

پس یہ حدیث "منکر" قرار پائی جیسا کہ علامہ محمد ناصرالدین الالبانی حفظہ اللہ نے سلسلہ الاحادیث الضعیفہ والموضوعہ ۶۱۔ میں بیان فرمایا ہے

امام حاکمؒ نے اس حدیث کی ایک شاہد روایت اپنی "مستدرک علی الصحیحین" میں بطریق

۵۷۔ نصب الرایہ للزیلعی ج نمبر۴ ص۲۱۹

۵۸۔ تحفۃ الاحوذی للمبارکپوری ج نمبر۲ ص۳۵۲

۵۹۔ مجمع الزوائد للہیثمی ج نمبر۴ ص۱۷

۶۰۔ ضعفاء والمتروکون للنسائی ترجمہ نمبر۹۳' ضعفاء والمتروکون للدار قطنی ترجمہ نمبر۱۳۹' ضعفاء والمتروکین لابن الجوزی ج نمبر۱ ص۱۵۸' قانون الضعفاء للفتنی ص۲۳۹' تقریب التہذیب لابن حجر ج نمبر۱ ص۱۱۶' تہذیب التہذیب لابن حجر ج نمبر۲ ص۷' جرح والتعدیل لابن ابی حاتم ج نمبر۱ ص۴۵۰' مجروحین لابن حبان ج نمبر۱ ص۲۰۶' کامل فی الضعفاء لابن عدی ج نمبر۱ ص۵۲۰' میزان الاعتدال للذہبی ج نمبر۱ ص۳۶۳' ضعفاء الکبیر للعقیلی ج نمبر۱ ص۱۷۲' تاریخ الکبیر للبخاری ج نمبر۱ ص۱۶۵' تاریخ یحییٰ بن معین ج نمبر۳ ص۲۷۹' تحفۃ الاحوذی للمبارکپوری ج نمبر۱ ص۵۲ ج نمبر۳ ص۹۶' مجمع الزوائد للہیثمی ج نمبر۱ ص۱۴۵' ج نمبر۳ ص۱۵' ج نمبر۴ ص۱۷ ج نمبر۵ ص۳۷' فتح الباری لابن حجر ج نمبر۱۳ ص۵۲۵

۶۱۔ سلسلۃ الاحادیث الضعیفہ والموضوعہ للالبانی ج نمبر۲ ص۱۵

© rasailojaraid.com

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com
© rasailojaraid.com

عمرو بن قیس عن عطیہ عن ابی سعید الخدری مرفوعا اس طرح تخریج فرمائی ہے:

"یَا فَاطِمَۃُ قُوْمِیْ اِلٰی اُضْحِیَتِکِ فَاشْھَدِیْھَا فَاِنَّ لَکِ بِاَوَّلِ قَطْرَۃٍ تَقْطُرُ مِنْ دَمِھَا اَنْ یُغْفَرَلَکِ مَا سَلَفَ مِنْ ذُنُوْبِکِ فَقَالَتْ فَاطِمَۃُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ ھٰذَا لَنَا اَھْلَ الْبَیْتِ خَاصَّۃً اَوْ لَنَا وَلِلْمُسْلِمِیْنَ عَامَّۃً؟ قَالَ لَا بَلْ لَنَا وَلِلْمُسْلِمِیْنَ عَامَّۃً" ۶۲ـ

اس حدیث کو امام بزارؒ نے اپنی "مسند" میں اور ابو الشیخ ابن حبانؒ نے اپنی کتاب "الضحایا" میں بھی روایت کیا ہے جیسا کہ "ترغیب" ۶۳ـ میں مذکور ہے ۔ امام بزارؒ فرماتے ہیں "اس باب میں ابو سعید سے مروی اس سے بہتر کسی اور طریق کا ہمیں علم نہیں ہے۔ عمرو بن قیس کوفہ کے فضلاء میں سے تھے کہ جن کی حدیث لکھی جاتی ہے" ۶۴ـ امام حاکمؒ نے بھی اس روایت پر سکوت اختیار کیا ہے مگر علامہ ذہبی "تلخیص المستدرک" میں فرماتے ہیں "میں کہتا ہوں کہ اس میں عطیہ واہٍ ہے" علامہ ہیثمیؒ بھی "مجمع الزوائد و منبع الفوائد" میں بزارؒ کی روایت کے متعلق تحریر فرماتے ہیں "اس میں عطیہ بن قیسؒ ہے جس پر بکثرت کلام کیا گیا ہے لیکن بعض نے اس کی توثیق بھی کی ہے" ۶۵ـ

اس عطیہ بن سعد بن جنادہ العوفی ابوالحسن الکوفی کی ثوریؒ، ہشیمؒ، یحییؒ، احمدؒ، رازیؒ اور نسائیؒ نے تضعیف فرمائی ہے ۔ امام ابن حجر عسقلانیؒ "تقریب" میں فرماتے ہیں "صدوق مگر بکثرت خطا کرنے والا اور مدلس شیعہ تھا" "فتح الباری" میں فرماتے ہیں "اس میں ضعف ہے" اور "تعریف اہل التقدیس" میں فرماتے ہیں "معروف تابعی، ضعیف الحفظ، اور قبیح تدلیس کیلئے مشہور ہے" امام عجلی فرماتے ہیں "کوفی ثقہ تابعی ہے لیکن قوی نہیں ہے" ابن حبانؒ فرماتے ہیں "ابو سعید الخدریؓ سے احادیث سنیں پھر جب ابو سعیدؓ کا انتقال ہو گیا تو کلبی کی مجالس میں بیٹھنا اختیار کیا۔ اور جب یہ کہنا چاہتا کہ کلبی نے کہا تو ابو سعید کی کنیت کے ساتھ کہتا جس سے لوگوں کو یہ گمان ہوتا کہ اس کی مراد الخدریؓ سے ہے حالانکہ اس کی مراد کلبی سے ہوتی تھی۔ پس اس سے احتجاج جائز نہیں ہے اور نہ اس کی حدیث کا لکھنا الا یہ کہ علی جہت التعجب ہو" امام ذہبیؒ فرماتے ہیں "مشہور تابعی لیکن ضعیف ہے"۔ ابو حاتمؒ کا قول ہے "اس کی حدیث لکھی جاتی ہے مگر وہ ضعیف ہے" سالم المرادیؒ فرماتے ہیں کہ

۶۲ـ مستدرک علی الصحیحین للحاکم ج نمبر۴ ص۲۲۲

۶۳ـ ترغیب ج نمبر۲ ص۱۰۲

۶۴ـ کمافی نصب الرایہ الزیلعی ج نمبر۴ ص۲۱۹

۶۵ـ مجمع الزوائد للہیثمی ج نمبر۴ ص۱۷

© rasailojaraid.com
محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

"عطیہ تشیع کیا کرتا تھا" ابن معینؒ کا قول ہے کہ "صالح تھا" ابن المدینیؒ نے یحییٰؒ سے نقل کیا ہے کہ "عطیہ' ابوہارون اور بشر بن حرب میرے نزدیک ہم پلہ ہیں" مزید تفصیلی حالات کیلئے حاشیہ ۶۶ـ میں درج کتب کی طرف رجوع فرمائیں۔

ابن ابی حاتمؒ نے کتاب "العلل" میں اپنے والد رحمہ اللہ سے نقل فرمایا ہے کہ "یہ حدیث منکر ہے" ۶۷ـ محدث شہیر عبدالرحمٰن مبارکپوریؒ نے "تحفۃ الاحوذی" میں ابو حاتمؒ کا یہ قول نقل فرمایا ہے۔ ۶۸ـ

امام حاکمؒ نے "مستدرک علی الصحیحین" ۶۹ـ میں' امام بیہقیؒ نے "سنن الکبریٰ" میں' ابو قاسم اصبہانیؒ نے "ترغیب والترہیب" میں اور ابوالفتح سلیم بن ایوب الفقیہ الشافعیؒ نے کتاب "الترغیب" میں اس حدیث کو بطریق مسلم بن ابراہیم ثنا سعید بن زید ثنا عمرو بن خالد مولی بنی ہاشم عن محمد بن علی بن الحسین بن علی بن ابی طالب عن ابیہ عن جدہ عن علی بن ابی طالب مرفوعاً" بھی روایت کیا ہے اس حدیث کے متعلق "ترغیب" میں مذکور ہے "ہمارے بعض مشائخ نے حضرت علیؓ کی اس حدیث کی تحسین فرمائی ہے۔ علامہ متقیؒ نے اس کو "کنزالعمال" ۷۰ـ میں وارد کیا ہے علامہ زیلعی حنفیؒ نے "نصب الرایہ" میں ۷۱ـ اس

۶۶ـ ضعفاء والمتروکون للنسائی ترجمہ نمبر۴۸۱' تاریخ یحییٰ بن معین ج نمبر۲ ص۴۰۷' تاریخ الکبیر للبخاری ج نمبر۷ ص۸' تاریخ الکبیر العقیلی ج نمبر۳ ص۳۵۹ جرح والتعدیل لابن ابی حاتم ج نمبر۶ ص۳۸۲' مجروحین لابن حبان ج نمبر۲ ص۱۷۶' کامل فی الضعفاء لابن عدی ج نمبر۵ ص۲۰۰۷' میزان الاعتدال للذہبی ج نمبر۳ ص۷۹' معرفۃ الثقات للعجلی ج نمبر۲ ص۱۴۰' علل لابن حنبل ج نمبر۱ ص۱۹۸' تہذیب الکمال للمزی ج نمبر۲ ص۹۴۰' تعریف اہل التقدیس لابن حجر ص۱۳۰' تہذیب التہذیب لابن حجر ج نمبر۷ ص۲۲۴' تقریب التہذیب لابن حجر ج نمبر۲ ص۲۴' قانون الضعفاء للفتنی ص۲۷۸' ضعفاء والمتروکین لابن الجوزی ج نمبر۲ ص۱۸۰' فتح الباری لابن حجر ج نمبر۹ ص۶۶' سنن دار قطنی ج نمبر۴ ص۳۹' تلخیص المستدرک للذہبی ج نمبر۴ ص۲۲۲ سنن الکبری للبیہقی ج نمبر۲ ص۱۲۶' ج نمبر۶ ص۳۰' ج نمبر۷ ص۶۶' ج نمبر۸ ص۱۲۶' مجمع الزوائد للہیثمی ج نمبر۴ ص۵۹ ج نمبر۹ ص۱۰۹ ج نمبر۱۰ ص۳۳۱ ج نمبر۵ ص۴۷ ج نمبر۳ ص۱۸۰' تحفۃ الاحوذی للمبارکپوری ج نمبر۱ ص۳۴۷ ج نمبر۳ ص۲۱۰ ج نمبر۴ ص۶۰' نصب الرایہ للزیلعی ج نمبر۱ ص۳۸۹'۴۰۲ ج نمبر۲ ص۲۰۶' ج نمبر۳ ص۲۲۷' ج نمبر۴ ص۲۹۷'۲۱۹'۵۱'۶۸

۶۷ـ کتاب العلل لابن ابی حاتم ج نمبر۲ ص۳۸-۳۹

۶۸ـ تحفۃ الاحوذی للمبارکپوری ج نمبر۲ ص۳۵۲

۶۹ـ مستدرک علی الصحیحین للحاکم ج نمبر۴ ص۲۲۲

۷۰ـ کنزالعمال للمتقی ج نمبر۵ ص۲۲۱

۷۱ـ نصب الرایہ للزیلعی ج نمبر۴ ص۲۲۰

© rasailojaraid.com
محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com
© rasailojaraid.com

حدیث پر سکوت اختیار فرمایا ہے۔ مگر ابوالفتحؒ فرماتے ہیں "اس میں سعید بن زید اخوحماد بن زید ہے" اور شارح ترمذیؒ علامہ عبدالرحمٰن مبارکپوریؒ فرماتے ہیں "اس کی سند میں عمرو بن خالد الواسطی ہے اور وہ متروک ہے جیسا کہ تلخیص میں مذکور ہے" ۷۲۔

سعید بن زید بن درہم الازدی الجہنی اخوحماد بن زید کی یحییٰ بن سعیدؒ نے بہت زیادہ تضعیف کی ہے۔ سعدیؒ کا قول ہے کہ "ائمہ حدیث اس کی احادیث کی تضعیف کرتے تھے وہ حجت نہیں ہے" نسائیؒ کا قول ہے "قوی نہیں ہے" امام احمدؒ فرماتے ہیں "اس میں کوئی حرج نہیں ہے" ابن معینؒ اور عجلیؒ نے اس کی توثیق کی ہے۔ ابن عدیؒ فرماتے ہیں "میرے نزدیک وہ ان رواۃ میں سے ہے جن کے ساتھ صدق منسوب ہے" امام ذہبیؒ فرماتے ہیں "ابن معینؒ نے اس کی توثیق کی ہے مگر قطانؒ اور دار قطنیؒ نے اس کی تضعیف کی ہے" ابن حبانؒ فرماتے ہیں "حافظ صدوق تھا اور ان راویانِ حدیث میں سے تھا جو اخبار میں خطا اور آثار میں وہم کرتے ہیں حتیٰ کہ اگر روایت میں منفرد ہوں تو ان سے احتجاج نہیں کیا جاتا" اور امام ابن حجر عسقلانیؒ فرماتے ہیں " صدوق ہے مگر اس کے پاس اوہام ہیں" اور "فتح الباری" میں فرماتے ہیں "صدوق ہے' بعض ائمہ نے اس کے حافظہ پر کلام کیا ہے۔ صحیح بخاریؒ میں سوائے ایک مقام کے اور وہ بھی معلقاً" اس سے کوئی روایت نہیں ہے" تفصیلی ترجمہ کیلئے حاشیہ ۷۳۔ کے تحت مذکورہ کتب کا مطالعہ مفید ہوگا۔

اور عمرو بن خالد الواسطی القرشی الکوفی موطا بنی ہاشم کی امام احمدؒ و یحییٰ بن معینؒ اور دار قطنیؒ نے تکذیب فرمائی ہے۔ وکیعؒ فرماتے ہیں" ہمارے پڑوس میں رہتا تھا' حدیث گھڑا کرتا تھا جب اس کے خلاف فتنہ اٹھ کھڑا ہوا تو وہ واسط چلا گیا" اسحاق بن راہویہؒ اور ابوزرعہؒ کا قول ہے کہ "حدیث گھڑا کرتا تھا" نسائیؒ فرماتے ہیں "متروک الحدیث ہے" امام ذہبیؒ بیان کرتے ہیں "عباسؒ نے یحییٰؒ سے نقل کیا ہے کہ کذاب' غیر ثقہ تھا"۔ ابن حبانؒ فرماتے ہیں "یہ ان رواۃ میں سے تھا جو اثبات کی طرف سے موضوعات روایت کرتے ہیں"

۷۲۔ تحفۃ الاحوذی للمبارکپوری ج نمبر۲ ص۳۵۲

۷۳۔ ضعفاء والمتروکون للنسائی ترجمہ نمبر۲۷۵' تاریخ یحییٰ بن معین ج نمبر۲ ص۱۹۹' تاریخ الکبیر للبخاری ج نمبر۳ ص۴۷۲' ضعفاء الکبیر للعقیلی ج نمبر۲ ص۱۰۵' جرح و التعدیل لابن ابی حاتم ج نمبر۴ ص۲۱' کامل فی الضعفاء لابن عدی ج نمبر۳ نمبر۱۲۱۲' میزان الاعتدال للذہبی ج نمبر۲ ص۱۳۸' معرفۃ الرواۃ للذہبی ص ۱۱۳' تہذیب التہذیب لابن حجر ج نمبر۴ ص۳۲' معرفۃ الثقات للعجلی ج نمبر۱ ص۳۹۹' قانون الضعفاء للفتنی ص۲۵۸' ضعفاء والمتروکین لابن الجوزی ج نمبر۱ ص۳۱۹' تقریب التہذیب لابن حجر ج نمبر۱ ص۲۹۶' مجروحین لابن حبان ج نمبر۱ ص۳۲۰' فتح الباری لابن حجر ج نمبر۱ ص۴۴۲' تحفۃ الاحوذی للمبارکپوری ج نمبر۲ ص۲۴۹

© rasailojaraid.com

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

© rasailojaraid.com
www.KitaboSunnat.com

اور ابن حجر عسقلانیؒ فرماتے ہیں کہ "طبقہ ہشتم کا متروک راوی ہے" وکیعؒ نے اس پر کذب بیانی کا الزام عائد کیا ہے" تفصیلی ترجمہ کیلئے حاشیہ ۷۴ـ کے تحت درج کتب ملاحظہ فرمائیں۔

مقام صد افسوس ہے کہ اس "موضوع" حدیث کو مولانا اشرف علی تھانوی مرحوم نے "حیوۃ المسلمین" ۷۵ـ میں' مولانا طارق محمود مدنی صاحب نے اپنے مضمون "قربانی کی فضیلت" میں' مولانا سعید احمد جلال پوری صاحب نے "الاضحیۃ واجبۃ" اور "قرب الٰہی کا بہترین ذریعہ قربانی" میں' مفتی ولی حسن ٹونکی صاحب نے "قربانی کے احکام و مسائل" میں اور ڈاکٹر سید محمود اللہ نور صاحب نے "ذوالحجہ کے عشرہ اول میں معجزات انبیاء کرام علیہم السلام" میں بطور دلیل پیش کیا ہے۔

نویں حدیث

اس باب کی نویں حدیث جو زبان زد ہر خاص و عام ہے یوں بیان کی جاتی ہے

"قَالَ اَصْحَابُ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَارَسُوْلَ اللّٰہِ مَاھٰذِہِ الْاَضَاحِی قَالَ سُنَّۃُ اَبِیْکُمْ اِبْرٰھِیْمَ

"اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سوال کیا یارسول اللہ یہ قربانیاں کیا ہیں؟ آپؐ نے فرمایا کہ تمہارے باپ حضرت ابراہیم علیہ الصلوۃ والسلام کی

۷۴ـ ضعفاء والمتروکون للنسائی ترجمہ نمبر۴۴۹' تاریخ یحییٰ بن معین ج نمبر۳ ص۲۱۵'۳۷۵'۴۸۸ ج نمبر۴ ص۳۵۲'۳۷۸' علل لابن حنبل ج نمبر۱ ص۵۶' تاریخ الکبیر للبخاری ج نمبر۳ ص۳۲۸' تاریخ الصغیر للبخاری ج نمبر۱ ص۳۱۰' ضعفاء الصغیر للبخاری ترجمہ نمبر۸۳' ضعفاء الکبیر للعقیلی ج نمبر۳ ص۲۶۸' جرح و التعدیل لابن ابی حاتم ج نمبر۳ ص۲۳۰' مجروحین لابن حبان ج نمبر۲ ص۷۶' کامل فی الضعفاء لابن عدی ج نمبر۵ ص نمبر۱۷۷۴' ضعفاء والمتروکون للدار قطنی ترجمہ نمبر۴۰۳' میزان الاعتدال للذہبی ج نمبر۳ ص۲۵۷' مغنی فی الضعفاء للذہبی ج نمبر۲ ص۴۸۳' تہذیب التہذیب لابن حجرج نمبر۸ ص۲۷' تقریب التہذیب لابن حجرج نمبر۲ ص۶۹' سیر اعلام النبلاء للذہبی ج نمبر۱۰ ص۴۲۸' قانون الضعفاء للفتنی ص۲۸۱' ضعفاء والمتروکین لابن الجوزی ج نمبر۲ ص۲۲۵' علل لابن ابی حاتم ج نمبر۱' ص۴۶'۴۸'۱۴۰'۱۵۱' ج نمبر۲ ص۱۰'۲۷۱' تنقیح ج نمبر۱ ص۱۶۶'۱۶۷' سنن دار قطنی ج نمبر۱ ص۱۵۶'۲۲۷'۳۶۴' مجمع الزوائد للہیثمی ج نمبر۱ ص۱۴۰'۲۴۶' تنزیہ الشریعہ لابن عراق ج نمبر۱ ص۹۳' نصب الرایۃ للزیلعی ج نمبر۱ ص۴۱'۱۸۶'۱۸۷' ج نمبر۲ ص۶۰'۱۴۰'۲۵۷ اور ج نمبر۳ ص۳۳۱

۷۵ـ حیوۃ المسلمین للتھانوی ص۱۲۱

© rasailojaraid.com
محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com
© rasailojaraid.com

عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ قَالُوْا فَمَا لَنَا فِيْهَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ بِكُلِّ شَعْرَةٍ حَسَنَةٌ قَالَ فَالصُّوْفُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ بِكُلِّ شَعْرَةٍ مِنَ الصُّوْفِ حَسَنَةٌ"

سنت ہے لوگوں نے پوچھا ان کا ہمارے لیے کیا ثواب ہے؟ فرمایا ہر بال کے بدلہ میں ایک نیکی ہے انہوں نے پوچھا اور اون؟ فرمایا: اون کے ہر بال کے بدلہ بھی ایک نیکی ہے"

اس حدیث کو امام احمد بن حنبلؒ نے اپنی "مسند" میں' ابن ماجہؒ نے اپنی "سنن" ۷۶ـ میں' ابن عدیؒ نے "کامل فی الضعفاء" ۷۷ـ میں' حاکمؒ نے "مستدرک علی الصحیحین ۷۸ـ میں اور امام بیہقیؒ نے "سنن الکبریٰ" ۷۹ـ میں بطریق سلام بن مسکین عن عائذ اللہ عن ابی داوٗد عن زید بن ارقم قال قال اصحاب الرسول صلی اللہ علیہ وسلم بہ تخریج فرمایا ہے۔ امام ترمذیؒ نے اپنی "جامع" میں اس حدیث کو ان الفاظ کے ساتھ وارد کیا ہے "ویروی عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انہ قال فی الاضحیتہ لصاحبھا بکل شعرۃ حسنہ ویروی بقرونھا" ۸۰ـ

اگرچہ اس روایت کو علامہ ابن تیمیہؒ نے "منتقی الاخبار" ۸۱ـ میں' علامہ متقیؒ نے "کنزالعمال" ۸۲ـ میں وارد کیا ہے اور کوئی کلام نہیں کیا لیکن امام ترمذیؒ نے البتہ اس کو معلقاً" بدون اسناد ذکر فرما کر گویا اس کی تضعیف فرمائی ہے حالانکہ امام حاکمؒ کا قول ہے کہ "یہ صحیح الاسناد ہے" امام ذہبیؒ امام حاکمؒ پر تعقب کرتے ہوئے "تلخیص المستدرک" میں تحریر فرماتے ہیں "میں کہتا ہوں کہ عائذ اللہ کو ابو حاتمؒ نے منکر الحدیث بنایا ہے" علامہ عبدالرحمٰن مبارکپوریؒ فرماتے ہیں "اس کی سند میں ایک راوی عائذ اللہ المجاشعی ہے جس کے متعلق امام بخاریؒ کا قول ہے "**لا یصح حدیثہ**" مگر ابن حبانؒ نے اس کی توثیق کی ہے جیسا کہ خلاصہ میں مذکور ہے۔ ۸۳ـ بوصیریؒ "الزوائد" میں فرماتے ہیں "اس کی اسناد میں ابوداوٗد ہے جس کا نام نفیع بن الحارث ہے اور وہ متروک اور حدیث وضع کرنے کیلئے متہم ہے" اور حافظ منذریؒ "ترغیب" میں فرماتے ہیں "بلکہ یہ روایت واہی ہے۔ عائذ اللہ جو المجاشعی ہے اور ابوداوٗد جو نفیع بن الحارث الاعمی ہے دونوں ساقط ہیں" ۸۴ـ امام ابن عدیؒ نے اس حدیث

۷۶ـ سنن ابن ماجہ حدیث نمبر ۳۱۲۷

۷۷ـ کامل فی الضعفاء لابن عدی ج نمبر ۲ ص ۳۱۶-۳۱۷

۷۸ـ مستدرک علی الصحیحین للحاکم ج نمبر ۲ ص ۳۸۹

۷۹ـ سنن الکبریٰ للبیہقی ج نمبر ۹ ص ۲۶۱

۸۰ـ جامع ترمذی مع تحفۃ الاحوذی ج نمبر ۲ ص ۳۵۲

۸۱ـ منتقی الاخبار لابن تیمیہ مترجم ج نمبر ۱ ص ۱۰۴۰-۱۰۴۱

۸۲ـ کنزالعمال للمتقی ج نمبر ۵ ص ۲۳۹

۸۳ـ تحفۃ الاحوذی للمبارکپوری ج نمبر ۲ ص ۳۵۲-۳۵۳

۸۴ـ ترغیب والترہیب للمنذری ج نمبر ۲ ص ۱۰۱-۱۰۲

© rasailojaraid.com

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com
© rasailojaraid.com

کو عائذ اللہ المجاشعی کے ترجمہ میں وارد کیا ہے اور فرماتے ہیں "**لا یصح حدیثہ**" امام بخاریؒ سے بھی ایسا ہی منقول ہے۔ امام عقیلیؒ نے اس حدیث کو اپنی "ضعفاء الکبیر" ۸۵۔ میں عائذ اللہ المجاشعی کے ترجمہ کے تحت وارد کیا ہے جبکہ امام ابن حبانؒ نے "کتاب المجروحین" میں ۸۶۔ نفیع بن الحارث کے ترجمہ میں' امام ذہبی نے "میزان الاعتدال فی نقد الرجال میں۸۷۔ عائذ اللہ اور نفیع بن الحارث دونوں راویوں کے ترجموں میں وارد کیا ہے۔ محدث عصر علامہ شیخ محمد ناصرالدین الالبانی حفظہ اللہ نے "سلسلۃ الاحادیث الضعیفہ والموضوعہ" ۸۸۔ میں اس کو "موضوع" قرار دیا ہے۔

مگر افسوس کہ اس حدیث کو مولانا اشرف علی تھانوی مرحوم نے "حیوۃ المسلمین" میں۸۹۔ مولانا منظور احمد نعمانی صاحب نے اپنے مضمون "عید الضحیٰ ارشادات نبوی کی روشنی میں" میں' مفتی ولی حسن ٹونکی صاحب نے "قربانی کے احکام و مسائل" میں' مولانا طارق محمود مدنی صاحب نے "قربانی کی فضیلت" میں' مولانا سعید احمد جلال پوری صاحب نے "الاضحیۃ واجبۃ" اور "قرب الٰہی کا بہترین ذریعہ قربانی" میں' مولانا عبدالرشید ارشد صاحب نے اپنے مضمون "قربانی کی حقیقت رضائے الٰہی کا حصول اور سنت ابراہیمی کا احیاء ہے" کے تحت اور جامعہ ملک سعود الریاض سے وابستہ ہمارے ایک فاضل دوست جناب محمد اقبال کیلانی صاحب نے ادارہ العامتہ لشئون المصاحف و مراقبتہ الکتب (رئاستہ ادارۃ البحوث العلمیتہ والافتاء والدعوۃ والارشاد بالریاض) سے منظور شدہ اپنی "کتاب الصیام" ۹۰۔ میں "مسئلہ نمبر ۱۷ قربانی کی فضیلت" کے زیر عنوان بطور دلیل نقل کیا ہے۔ فانا للہ وانا الیہ راجعون

زیر مطالعہ حدیث نیز اس کے رواۃ پر تفصیلی بحث کیلئے راقم کا زیر نظر مضمون کے آخر میں طبع شدہ مضمون "کیا قربانی کے جانوروں کے ہر بال کے عوض ایک نیکی کا ثواب ہے؟" ملاحظہ فرمائیں۔

۸۵۔ ضعفاء الکبیر للعقیلی ج نمبر۳ ص۴۱۹

۸۶۔ مجروحین لابن حبان ج نمبر۳ ص۵۵

۸۷۔ میزان الاعتدال للذہبی ج نمبر۲ ص۳۶۴ و ج نمبر۴ ص۲۷۲

۸۸۔ سلسلۃ الاحادیث الضعیفہ والموضوعہ للالبانی ج نمبر۳ ص۱۵۷

۸۹۔ حیوۃ المسلمین للتھانوی ص۱۲۰

۹۰۔ کتاب الصیام للکیلانی ص۸۹

© rasailojaraid.com

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com
© rasailojaraid.com

دسویں حدیث

اس باب کی دسویں حدیث وہ ہے جس میں مروی ہے کہ اپنی قربانیوں کے جانوروں کو خوب کھلا پلا کر فربہ کرو کیونکہ وہ پل صراط پر تمہاری سواریاں ہوں گی۔ بعض روایات میں ان قربانیوں کو جنت کی سواریاں بھی بیان کیا گیا ہے۔ عام طور پر بیان کی جانے والی روایات کے الفاظ اس طرح ہیں **اِسْتَفْرِهُوْا ضَحَايَاكُمْ فَاِنَّهَا مَطَايَاكُمْ عَلَى الصِّرَاطِ**

اس حدیث کو ضیاء مقدسیؒ نے "منتقی من مسموعاتہ بمرو" ۹۱ء میں اور دیلمیؒ نے "مسند الفردوس" میں بطریق ابن المبارک عن یحیٰی بن عبید اللہ عن ابیہ قال سمعت اباہریرۃ فذکرہ مرفوعاً" بہ روایت کیا ہے لیکن اس سند کا راوی یحیٰی بن عبید اللہ بن عبداللہ بن موہب المدنی التیمی بقول امام نسائیؒ و دار قطنیؒ ضعیف ہے۔ ابن حبان فرماتے ہیں "اپنے والد سے بے اصل چیزوں کی روایت کرتا ہے اس کا باپ ثقہ ہے لیکن یہ ساقط الاحتجاج ہے" قطانؒ نے اسے "ثقہ" بتایا ہے، شعبہؒ فرماتے ہیں "میں نے اس کی احادیث کو ترک کر دیا ہے" ابن معینؒ کا قول ہے "کچھ بھی نہیں ہے" ابن مثنیؒ بیان کرتے ہیں کہ "اس سے یحیٰی القطانؒ نے روایت کی تھی پھر اسے ترک کر دیا تھا" امام احمدؒ فرماتے ہیں "اسکی احادیث مناکیر ہوتی ہیں" ایک مرتبہ آں رحمہ اللہ نے فرمایا "ثقہ نہیں ہے" ابن عیینہؒ کا قول ہے کہ "ضعیف ہے" علامہ ابن حجر عسقلانیؒ فرماتے ہیں "طبقہ ششم کا متروک راوی ہے"۔ امام حاکمؒ نے اس کو "فاحش بتایا ہے اور حدیث گھڑنے کیلئے متہم قرار دیا ہے" ابو حاتمؒ کا قول ہے کہ "بہت زیادہ ضعیف الحدیث و منکر الحدیث ہے" امام مسلمؒ نے بھی اسے "متروک الحدیث" قرار دیا ہے۔ تفصیلی ترجمہ کیلئے حاشیہ ۹۲ء ملاحظہ فرمائیں۔

اس مجروح راوی یحیٰی کا والد عبیداللہ بن عبداللہ بن موہب المدنی بھی عندالمحدثین "مجہول" ہے اگرچہ امام ابن حجر عسقلانیؒ نے اسے "مقبول" اور علامہ عجلیؒ و ابن حبانؒ نے

۹۱ء منتقی من مسموعاتہ بمرو للضیاء المقدسی ج نمبر۲ ص ۳۳

۹۲ء تاریخ یحیٰی بن معین ج نمبر۳ ص۲۸۰، تاریخ الکبیر للبخاری ج نمبر۴/۲ ص۲۹۵، تاریخ الصغیر للبخاری ج نمبر۲ ص۴-۵، ضعفاء الصغیر للبخاری ترجمہ نمبر۱۲۰، ضعفاء الکبیر للعقیلی ج نمبر۴ ص۴۱۵، ضعفاء والمتروکون الدار قطنی ترجمہ نمبر۵۷۱، جرح والتعدیل لابن ابی حاتم ج نمبر۴/۲ ص۱۶۷، مجروحین لابن حبان ج نمبر۳ ص۱۲۱، کامل فی الضعفاء لابن عدی ج نمبر۷ ص نمبر۲۶۵۱، میزان الاعتدال للذہبی ج نمبر۴ ص۳۹۵، تہذیب التہذیب لابن حجر ج نمبر۱۱ ص۲۵۲، تقریب التہذیب لابن حجر ج نمبر۲ ص۳۵۳، ضعفاء والمتروکون لابن الجوزی ج نمبر۳ ص۱۹۹، مجمع الزوائد للہیثمی ج نمبر۵ ص۱۳۲، ج نمبر۱۰ ص۳۱۹

© rasailojaraid.com

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com
© rasailojaraid.com

"ثقہ" بتایا ہے مگر عجلیؒ و ابن حبانؒ کی توثیق عندالمحققین بسبب تساہل مقبول و موثر نہیں ہوا کرتی۔ عبیداللہ بن عبداللہ کے متعلق امام شافعیؒ امام احمدؒ، ہیثمیؒ اور جوزجانیؒ متفقہ طور پر فرماتے ہیں: "لا یعرف" مزید تفصیلات کیلئے حاشیہ ۹۳۔ میں درج کتب ملاحظہ فرمائیں۔

اس حدیث کے متعلق امام ابن حجر عسقلانیؒ فرماتے ہیں "اس کی تخریج صاحب مسند الفردوس نے یحیٰی بن عبیداللہ بن موہب کے طریق سے کی ہے اور یحیٰی بہت زیادہ ضعیف ہے" ۹۴۔ علامہ سخاویؒ فرماتے ہیں "اس کو دیلمیؒ نے ابن المبارک میں یحیٰی بن عبیداللہ عن ابیہ عن ابی ھریرۃ مرفوعاً" مسنداً" روایت کیا ہے اور یحیٰی بہت زیادہ ضعیف ہے ... (پھر حافظ ابن الصلاحؒ کا قول نقل فرماتے ہیں جو ذرا آگے پیش کیا جائے گا)" ۹۵۔

علامہ شیبانی اثریؒ فرماتے ہیں "مختلف الفاظ کے ساتھ متعدد طرق سے حضرت ابو ہریرۃؓ سے مرفوعاً" مروی ہے۔ حافظ ابن الصلاحؒ کا قول ہے "یہ حدیث غیر معروف ہے اور ہمارے علم کے مطابق اس بارے میں کچھ بھی ثابت نہیں ہے۔" ۹۶۔ علامہ عجلونی جراحیؒ بیان کرتے ہیں "دیلمیؒ نے اس کو حضرت ابو ہریرۃؓ سے بہت زیادہ ضعیف سند کے ساتھ مرفوعاً" روایت کیا ہے" ۹۷۔ علامہ محمد درویش حوت البیروتیؒ فرماتے ہیں "یہ حدیث غیر ثابت ہے جیساکہ ابن الصلاحؒ وغیرہ نے بیان کیا ہے اسی طرح "انہا مطایاکم فی الجنۃ" والی حدیث بھی غیر ثابت ہے اور فضیلتِ و صفِ اضحیہ کی کوئی حدیث صحیح نہیں ہے" ۹۸۔ علامہ سمہودیؒ فرماتے ہیں "ابن الصلاحؒ نے اس کو بے اصل بتایا ہے"۔ بعض دوسرے محققین فرماتے ہیں ضحایا (کی فضیلت) کے متعلق کوئی صحیح چیز وارد نہیں ہے" ۹۹۔ علامہ جلال الدین سیوطیؒ نے اسے "الدرر المنتشرہ" ۱۰۰۔ اور "جامع الصغیر" ۱۰۱۔ میں بحوالہ دیلمیؒ وارد کیا ہے اور فرماتے ہیں کہ "یحیٰی ضعیف ہے" مگر اس کے باوجود آں رحمہ اللہ ہی نے اس حدیث کو اپنی دوسری

۹۳۔ تقریب التہذیب لابن حجر ج نمبر۱ ص۵۳۵، تحفۃ الاحوذی للمبارکپوری ج نمبر۳ ص۲۸۷، معرفۃ الثقات للعجلی ج نمبر۲ ص۱۱۲، میزان الاعتدال للذہبی ج نمبر۳ ص۱۱، تحفۃ اللطیفہ ج نمبر۳ ص۱۲۴، تہذیب التہذیب لابن حجر ج نمبر۷ ص۲۹، مجمع الزوائد للہیثمی ج نمبر۱ ص۱۶۷

۹۴۔ تلخیص للحافظ ج نمبر۴ ص۱۳۸

۹۵۔ مقاصد الحسنہ للسخاوی ص۵۸

۹۶۔ تمییز الطیب من الخبیث الشیبانی ص ۲۷-۲۸

۹۷۔ کشف الخفاء و مزیل الالباس لعجلونی ج نمبر۱ ص۱۳۳

۹۸۔ اسنی المطالب للحوت بیروتی ص۵۵

۹۹۔ الغماز علی اللماز للسمہودی ص۱۴۱

۱۰۰۔ درر المنتشرۃ للسیوطی ص۸۳

۱۰۱۔ جامع الصغیر للسیوطی حدیث نمبر۹۹۲

© rasailojaraid.com
محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com
© rasailojaraid.com

کتاب "الجامع الکبیر" ۱۰۲ میں بحوالہ مسند دیلمیؒ "والامالی" للقاضی عبدالجبار عن ابی ہریرۃؓ "توقیرا" وارد کیا ہے۔ علامہ متقیؒ نے "کنز العمال" میں اور مولانا اشرف علی تھانوی مرحوم نے "حیوۃ المسلمین" ۱۰۳ میں اس کو بطور دلیل ذکر کیا ہے، فاناللہ وانا الیہ راجعون۔ واضح رہے کہ علامہ مناویؒ نے "فیض القدیر شرح الجامع الصغیر" ۱۰۴ میں اس کی تضعیف فرمائی ہے اور محدث عصر علامہ شیخ محمد ناصر الدین الالبانی حفظہ اللہ نے "ضعیف الجامع الصغیر" ۱۰۵ اور "سلسلۃ الاحادیث الضعیفہ والموضوعہ" ۱۰۶ میں اس کو "بہت زیادہ ضعیف" قرار دیا ہے۔

اسی مضمون کی ایک اور حدیث ان الفاظ کے ساتھ بھی بیان کی جاتی ہے "عَظِّمُوا ضَحَايَاكُمْ فَإِنَّهَا عَلَى الصِّرَاطِ مَطَايَاكُمْ" مگر اس کے متعلق علامہ سخاویؒ اور اسماعیل عجلونیؒ فرماتے ہیں "امام الحرمین الجوینیؒ کی النھایہ میں، غزالیؒ کی الوسیط اور الوجیز میں نیز رافعیؒ کی العزیز (جو شوافع کے نزدیک شرح الکبیر ہے) میں یہ حدیث ان الفاظ کے ساتھ وارد ہے۔ عَظِّمُوا ضَحَايَاكُمْ فَإِنَّهَا عَلَى الصِّرَاطِ مَطَايَاكُمْ امام الحرمینؒ فرماتے ہیں اس کا مطلب یہ ہے کہ قربانی کرنے والوں کے لئے قربانی کے جانور خود سواریاں بن جائیں گے۔ بعض دوسرے لوگوں کا قول ہے کہ ان قربانیوں کی برکت سے پل صراط پر سے بہ آسانی گزرنا ممکن ہوگا گویا کہ وہ سواریاں بن جائیں گی۔ لیکن علامہ ابن الصلاحؒ کا قول ہے کہ یہ حدیث غیر معروف اور ہمارے علم کے مطابق غیر ثابت ہے۔" ۱۰۷

علامہ شیخ محمد ناصر الدین الالبانی حفظہ اللہ "سلسلۃ الاحادیث الضعیفہ والموضوعہ" میں فرماتے ہیں "یہ حدیث ان الفاظ کے ساتھ بے اصل ۱۰۸ ہے۔ مولانا اشرف علی تھانوی مرحوم نے "حیوۃ المسلمین" میں ۱۰۹ اس حدیث پر اعتماد کرتے ہوئے تقریباً" وہی معانی بیان کئے ہیں جو اوپر ذکر ہوچکے ہیں --- فاناللہ وانا الیہ راجعون

۱۰۲۔ الجامع الکبیر للسیوطی ج نمبر۱ ص ۱۰۶

۱۰۳۔ حیوۃ المسلمین للتھانوی ص ۱۲۳

۱۰۴۔ فیض القدیر للمناوی ج نمبر۱ ص ۴۹۶

۱۰۵۔ ضعیف الجامع الصغیر للالبانی ص نمبر ۹۲۴

۱۰۶۔ سلسلہ الاحادیث الضعیفہ والموضوعہ للالبانی ج نمبر۳ ص ۴۱۱

۱۰۷۔ مقاصد الحسنہ للسخاوی ص ۵۸ و کشف الخفاء و مزیل الالباس للعجلونی ج نمبر۱ ص ۱۳۳

۱۰۸۔ سلسلہ الاحادیث الضعیفہ والموضوعہ للالبانی ج نمبر۱ ص ۱۰۲

۱۰۹۔ حیوۃ المسلمین للتھانوی ص ۱۲۳

© rasailojaraid.com

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com
© rasailojaraid.com

اور ابن ملقنؒ کا قول ہے "میں کہتا ہوں کہ صاحب الفردوس نے اس کو "عظموا" کے بجائے "استفرھوا" کے ساتھ "مسندا" روایت کیا ہے لہٰذا مروی ہے: فَضَحُّوْا بِالثَّمِيْنَةِ الْقَوِيَّةِ السَّمِيْنَةِ (یعنی قیمتی، طاقتور اور فربہ جانوروں کی قربانیاں کیا کرو)۔" ۱۱۰۔

لیکن محدث عصر علامہ محمد ناصرالدین الالبانی حفظہ اللہ فرماتے ہیں کہ "ابن ملقنؒ کی یہ حدیث سندا" بہت زیادہ ضعیف ہے۔" ۱۱۱۔

افسوس کہ مشہور حنفی محقق ملا علی قاریؒ نے اپنی شہرہ آفاق شرح مشکوۃ میں دیگر فضائل قربانی کے ساتھ قربانیوں کے پل صراط پر سواریاں ہونے والی مذکورہ بالا روایت پر بھی اعتماد کیا ہے چنانچہ تحریر فرماتے ہیں

"اَفْضَلُ الْعِبَادَاتِ يَوْمَ الْعِيْدِ اِرَاقَةُ الدَّمِ الْقُرُبَاتِ وَاِنَّهٗ يَأْتِيْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ كَمَا كَانَ فِي الدُّنْيَا مِنْ غَيْرِ نُقْصَانٍ شَيْئٍ لِيَكُوْنَ بِكُلِّ عُضْوٍ مِنْهُ اَجْرٌ وَتَصِيْرُ مَرْكَبَهٗ عَلَى الصِّرَاطِ وَكُلُّ يَوْمٍ مُخْتَصٌّ بِعِبَادَةٍ وَخُصَّ يَوْمُ النَّحْرِ بِعِبَادَةٍ فَعَلَهَا اِبْرَاهِيْمُ عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ مِنَ التَّضْحِيَةِ وَالتَّكْبِيْرِ وَلَوْكَانَ شَيْئٌ اَفْضَلَ مِنْ ذَبْحِ الْغَنَمِ فِيْ فِدَاءِ الْاِنْسَانِ لَمَافُدِيَ اِسْمَاعِيْلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ بِذَبْحِ الْغَنَمِ" ۱۱۲۔

"عید کے روز تمام عبادات سے افضل (عبادت) خون بہانا ہے اور وہ (قربانی) بغیر کسی نقصان کے قیامت کے دن لائی جائے گی جس طرح کہ وہ دنیا میں تھی اور اس کے ہر عضو کے بدلہ اجر دیا جائے گا اور پل صراط پر اس کے لیے سواری کا کام دے گی۔ ہر دن عبادت کے لئے مخصوص ہوتا ہے۔ قربانی کا دن بھی عبادت کیلئے مخصوص ہے اس دن کو حضرت ابراہیم علیہ الصلوۃ والسلام نے قربانی اور تکبیر کے ساتھ عبادت میں گزارا۔ اگر (اس دن) بکری کی قربانی سے افضل کوئی چیز ہوتی تو حضرت اسماعیل علیہ السلام کے بدلہ میں بکری ذبح نہ کی جاتی"

واضح رہے کہ بعض روایات میں اضافہ کرنے والوں کے لئے ان قربانیوں کا پل صراط کے بجائے جنت میں سواریاں ہونا بھی مذکور ہے "فَاِنَّهَا مَطَايَاكُمْ فِي الْجَنَّةِ" جیسا کہ اوپر ضمنا" بیان کیا جا چکا ہے مگر علامہ سخاوی و شیبانی و حوت بیروتی وغیرہم رحمھم اللہ نے اس کو

۱۱۰۔ خلاصہ لابن الملقن ج نمبر۲ ص ۲۶۴

۱۱۱۔ سلسلۃ الاحادیث الضعیفہ والموضوعہ للالبانی ج نمبر۱ ص ۱۰۲

۱۱۲۔ مرقاۃ للقاری ج نمبر۲ ص ۲۶۸

© rasailojaraid.com
محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com
© rasailojaraid.com

بھی "غیر معروف و غیر ثابت" بتایا ہے۔ ۱۱۳

حاصل کلام

قربانی کی تاکید و اہمیت و مسنونیت اپنی جگہ مسلّم ہے مگر افسوس کہ اس کی فضیلت میں بیان کی جانے والی کوئی ایک حدیث بھی صحت کے درجہ کو نہیں پہنچتی جو بھی روایات اس بارے میں وارد ہیں ان میں سے کچھ تو بہت زیادہ ضعیف ہیں' کچھ منکر' کچھ بے اصل اور کچھ موضوع۔ اس باب کی اصح یعنی بہتر سے بہتر روایات بھی ضعیف راویوں سے خالی نہیں ہے۔ اسی باعث "جامع ترمذی" کے مشہور شارح علامہ ابن العربی رحمہ اللہ یہ فرمانے پر مجبور ہوئے کہ "اضحیہ کی فضیلت میں کوئی صحیح حدیث وارد نہیں ہے۔" ۱۱۴۔ مگر محدث شہیر داوا مرحوم (علامہ عبدالرحمٰن مبارکپوریؒ) نے علامہ ابن العربی رحمہ اللہ کے اس قول کا مطلب یہ بیان فرمایا ہے "امر واقعہ یہی ہے جیسا کہ ابن العربیؒ نے بیان کیا ہے لیکن اس باب کی (مذکورہ بالا نویں) حدیث سے ظاہر ہے کہ وہ حسن درجہ کی ہے صحیح نہیں ہے' واللہ اعلم۔" ۱۱۵۔

ایسی ہی بہت سی ناقابل احتجاج روایات میں سے ایک زبان زد روایت وہ بھی ہے جس میں قربانی کے جانور کے ہر ہر بال کے عوض ایک نیکی کے اجر و ثواب کا ملنا مذکور ہے۔

"کیا قربانی کے جانور کے ہر بال کے عوض ایک نیکی کا ثواب ہے؟"

مولانا منظور احمد نعمانی صاحب اپنے مضمون میں فرماتے ہیں

"حضرت زید بن ارقمؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعض اصحاب نے عرض کیا یارسول اللہ! ان قربانیوں کی کیا حقیقت اور کیا تاریخ ہے؟ آپ نے فرمایا یہ تمہارے (روحانی اور نسلی) مورث حضرت ابراہیمؑ کی سنت

۱۱۳۔ تمییز الطیب من الخبیث للشیبانی ص ۲۸' مقاصد الحسنہ للسخاوی ص ۵۸
اسنی المطالب للحوت بیروتی ص ۵۵

۱۱۴۔ عارضۃ الاحوذی (کتاب الاضاحی) لابن العربی' تحفۃ الاحوذی للمبارکفوری ج نمبر ۲ ص ۳۵۳' مقاصد الحسنہ للسخاوی ص ۵۸ و تمییز الطیب من الخبیث للشیبانی ص ۲۷-۲۸

۱۱۵۔ تحفۃ الاحوذی للمبارکفوری ج نمبر ۲ ص ۳۵۳

© rasailojaraid.com

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com
© rasailojaraid.com

ہے (یعنی سب سے پہلے ان کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے اس کا حکم دیا گیا اور وہ کیا کرتے تھے' ان کی اس سنت اور قربانی کے اس عمل کی پیروی کا حکم مجھ کو اور میری امت کو بھی دیا گیا ہے) ان صحابہ نے عرض کیا پھر ہمارے لئے یارسول اللہ ان قربانیوں میں کیا اجر ہے؟ آپؐ نے فرمایا قربانی کے جانور کے ہر ہر بال کے عوض ایک نیکی' انہوں نے عرض کیا تو کیا اون کا بھی یارسول اللہ یہی حساب ہے؟ (اس سوال کا مطلب تھا کہ بھیڑ' دنبہ' مینڈھا' اونٹ' جیسے جانور جن کی کھال پر گائے یا بکری کی طرح کے بال نہیں ہوتے بلکہ اون ہوتا ہے اور یقیناً ان میں سے ایک جانور کی کھال پر لاکھوں یا کروڑوں بال ہوتے ہیں تو کیا اون والے جانوروں کی قربانی کا ثواب بھی ہر بال کے عوض ایک نیکی کی شرح سے ملے گا) آپؐ نے فرمایا ہاں اون یعنی اون والے جانور کی قربانی کا اجر بھی اسی شرح اور اسی حساب سے ملے گا کہ اس کے بھی ہر بال کے عوض ایک نیکی (مسند احمد' سنن ابن ماجہ)"[۱]

اور مولانا مفتی ولی حسن ٹونکی صاحب فرماتے ہیں

"قربانی کی بڑی فضیلتیں ہیں۔ مسند احمد کی روایت میں ایک حدیث پاک ہے۔ زید بن ارقم کہتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہؓ نے عرض کیا کہ یہ قربانیاں کیا ہیں؟ آپؐ نے فرمایا قربانی تمہارے باپ ابراہیم علیہ السلام کی سنت ہے۔ صحابی نے پوچھا ہمارے لئے اس میں کیا ثواب ہے؟ آپؐ نے فرمایا ایک بال کے عوض ایک نیکی ہے۔ اون کے متعلق فرمایا اس کے ایک بال کے عوض بھی ایک نیکی ہے۔"[۲]

اور جناب طارق محمود مدنی صاحب اپنے مضمون "قربانی کی فضیلت" میں فرماتے ہیں

"زید بن ارقمؓ سے روایت ہے کہ صحابہؓ نے پوچھا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہ قربانی کیا چیز ہے۔ آپؐ نے فرمایا تمہارے (نسبی یا روحانی) باپ ابراہیمؑ کا طریقہ ہے۔ انہوں نے عرض کیا کہ ہم کو اس میں کیا ملتا ہے؟ آپؐ نے فرمایا ہر بال کے بدلے ایک نیکی انہوں نے عرض کیا کہ اگر اون والا جانور (یعنی بھیڑ یا دنبہ) ہو آپؐ نے فرمایا کہ ہر اون کے بدلے میں بھی ایک نیکی۔ (حاکم)"[۳]

۱۔ روزنامہ نوائے وقت لاہور' عیدالاضحیٰ ایڈیشن مجریہ ۴ جولائی ۱۹۹۰ء

۲۔ روزنامہ جنگ کراچی عیدالاضحیٰ ایڈیشن ۴ جولائی ۱۹۹۰ء ص ل

۳۔ ایضاً

© rasailojaraid.com

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com
© rasailojaraid.com

اور جناب سعید احمد جلال پوری صاحب "قربِ الٰہی کا بہترین ذریعہ قربانی" کے زیر عنوان تحریر فرماتے ہیں

"آپ نے فرمایا کہ (قربانی کے جانور کے) ہر ہر بال کے عوض ایک نیکی ہے پھر انہوں نے عرض کیا اون کا بھی یہی حساب ہے؟ آپؐ نے فرمایا ہاں اون والے جانور کی قربانی کا اجر بھی اسی شرح سے ملے گا کہ ہر بال کے عوض ایک نیکی" (کنز العمال صفحہ ۲۳۹ ج نمبر۵)۔ ۴ے

اور مولانا عبدالرشید ارشد صاحب "قربانی کی حقیقت رضائے الٰہی کا حصول اور سنت ابراہیمی کا احیاء ہے" کے عنوان کے تحت فرماتے ہیں

"..... چنانچہ حدیث میں آتا ہے کہ ایک مرتبہ صحابہ کرام نے آپؐ سے پوچھا ترجمہ ..... اے اللہ کے رسول ان قربانیوں کی کیا حقیقت ہے؟ تو آپؐ نے فرمایا کہ یہ تمہارے والد گرامی سیدنا ابراہیم علیہ السلام کی سنت ہے تو صحابہ نے پوچھا کہ ان قربانیوں سے کیا حاصل ہوگا تو آپ نے فرمایا کہ ایک ایک بال کے بدلے نیکی ملے گی۔" ۵ے

یہ تھے اس بارے میں شائع ہونے والی علماء کرام کی حالیہ تحریروں کے چند اقتباسات' اب اس بارے میں وارد ہونے والی اصل حدیث ملاحظہ فرمائیں

"قَالَ اَصْحَابُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : يَارَسُوْلَ اللّٰهِ مَاهٰذِهِ الاَضَاحِىْ؟ قَالَ سُنَّةُ اَبِيْكُمْ اِبْرَاهِيْمَ عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ" قَالُوْا فَمَالَنَا فِيْهَا يَارَسُوْلَ اللّٰهِ؟ قَالَ بِكُلِّ شَعْرَةٍ حَسَنَةٌ" قَالَ فَالصُّوْفُ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ؟ قَالَ بِكُلِّ شَعْرَةٍ مِنَ الصُّوْفِ حَسَنَةٌ"

"اصحابِ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سوال کیا یارسول اللہ یہ قربانیاں کیا ہیں؟ آپؐ نے فرمایا تمہارے باپ حضرت ابراہیم علیہ الصلوۃ والسلام کی سنت ہے' لوگوں نے پوچھا انکا ہمارے لئے کیا ثواب ہے؟ فرمایا ہر بال کے بدلہ ایک نیکی۔ انہوں نے پوچھا اور اون؟ فرمایا اون کے ہر بال کے بدلہ بھی ایک نیکی ہے۔"

اس حدیث کی تخریج امام احمد بن حنبلؒ نے "مسند" میں' امام ابن ماجہؒ نے "سنن" ۶ے

۴ے ایضاً

۵ے روزنامہ نوائے وقت لاہور ۴ جولائی ۱۹۹۰ء

۶ے سنن ابن ماجہ حدیث نمبر ۳۱۲۷

© rasailojaraid.com

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

© rasailojaraid.com
www.KitaboSunnat.com

میں' امام ابن عدیؒ نے "کامل فی الضعفاء" ۷۔ میں' امام حاکمؒ نے "مستدرک علی الصحیحین" ۸۔ میں اور امام بیہقیؒ نے "سنن الکبریٰ" ۹۔ میں بطریق سلام بن مسکین عن عائذ اللہ عن ابی داؤد عن زید بن ارقم قال قال اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہ فرمائی ہے۔ امام ترمذیؒ نے "جامع" میں اس حدیث کو یوں ذکر فرمایا ہے

"وَيُرْوَى عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ فِي الْأُضْحِيَةِ لِصَاحِبِهَا بِكُلِّ شَعْرَةٍ حَسَنَةٌ وَيُرْوَى بِقُرُوْنِهَا۔" ۱۰۔

علامہ ابن تیمیہؒ نے امام احمدؒ اور ابن ماجہؒ کی روایت کو اپنی مشہور کتاب "منتقی الاخبار" کے "باب الحث علی الاضحیہ" ۱۱۔ کے تحت وارد کیا ہے مگر اس کی صحت پر کوئی کلام نہیں کیا ہے۔ امام ترمذیؒ نے اپنی "جامع" میں اس کو معلقاً" بدون اسناد ذکر فرماکر گویا اس کے ضعف کی طرف اشارہ فرمایا ہے جبکہ امام حاکمؒ اپنی "مستدرک" میں فرماتے ہیں کہ "یہ حدیث صحیح الاسناد ہے" اس بات کے قطعی فیصلہ کے لئے جب ہم حدیث کی اسناد پر غور کرتے ہیں تو واضح طور پر پتہ چلتا ہے کہ زیر مطالعہ حدیث قطعاً" غیر صحیح اور ناقابل حجت ہے۔ امام حاکمؒ نے اس کی تصحیح فرمانے میں خطا کی ہے۔ آں رحمہ اللہ کا تصحیح احادیث کے معاملہ میں تساہل اہل علم حضرات کے نزدیک معروف و مشہور ہے۔ ۱۲۔ چنانچہ امام ذہبیؒ "تلخیص المستدرک" میں امام حاکمؒ کی تصحیح کا رد فرماتے ہوئے لکھتے ہیں

"میں کہتا ہوں عائذ اللہ کو ابو حاتمؒ نے منکر الحدیث بتایا ہے۔" اور علامہ عبدالرحمٰن مبارکپوریؒ فرماتے ہیں

"اس حدیث کو امام احمدؒ' ابن ماجہؒ اور حاکمؒ نے روایت کیا ہے۔ حاکمؒ نے اسے صحیح للاسناد قرار دیا ہے مگر میں کہتا ہوں کہ اس کی سند میں ایک راوی عائذ اللہ المجاشعی ہے جس کے متعلق امام بخاریؒ فرماتے ہیں **لا یصح حدیثہ**' لیکن امام ابن حبانؒ نے اس کی توثیق کی

۷۔ کامل فی الضعفاء لابن عدی ج نمبر۱' ص ۳۱۶۔۳۱۷/۲

۸۔ مستدرک علی الصحیحین للحاکم ج نمبر۲' ص ۳۸۹

۹۔ سنن الکبریٰ للبیہقی ج نمبر۹' ص ۲۶۱

۱۰۔ جامع الترمذی مع تحفۃ الاحوذی ج نمبر۲' ص ۳۵۲

۱۱۔ منتقی الاخبار لابن تیمیہ مترجم ج نمبر۱' ص ۱۰۴۰۔۱۰۴۱

۱۲۔ تفصیل کیلئے راقم کا مضمون "ابو البشر حضرت آدمؑ کی خطاء" قسط نمبر۳' طبع در ماہنامہ محدث لاہور ج نمبر۲۰' عدد نمبر۱۲ ص ۲۸۔۳۰ ملاحظہ فرمائیں

© rasailojaraid.com
محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com
© rasailojaraid.com

ہے جیسا کہ خلاصہ میں مذکور ہے۔" ۱۴۳

واضح رہے کہ یہاں امام ذہبی اور علامہ عبدالرحمٰن مبارکپوری رحمہ اللہ نے سند میں صرف عائذ اللہ المجاشعی کی ہی موجودگی کو ناقص صحت قرار دیا ہے گویا باقی دوسرے تمام رواۃ سالم ہیں' حالانکہ ایسا نہیں ہے عائذ اللہ المجاشعی سے اوپر جو راوی ہے اس کا نام نفیع بن الحارث ابو داؤد الاعمی الکوفی ہے جو صرف مطعون ہی نہیں بلکہ تعصیب الجنایہ میں عائذ اللہ سے بھی بڑھ چڑھ کر ہے۔ ذیل میں سند کے ان دونوں مجروح راویوں کے متعلق ائمہ جرح و تعدیل کی کچھ آراء پیش خدمت ہیں

زید بن ارقم سے روایت کرنے والے اس سند کے پہلے راوی نفیع بن الحارث کی قتادہؒ نے تکذیب کی ہے' یحیٰی بن معینؒ فرماتے ہیں "لیس بشی (یعنی ہیچ ہے)" یحییؒ کا دوسرا قول ہے "نہ ثقہ ہے اور نہ مامون" امام نسائیؒ' فلاسؒ اور دار قطنیؒ بیان کرتے ہیں "متروک الحدیث ہے۔ ابوزرعہ کا قول ہے کہ "وہ کچھ بھی نہیں تھا"" امام بخاری فرماتے ہیں ائمہ جرح اس کے بارے میں کلام کیا کرتے تھے" ابن مہدیؒ کا قول ہے "یعرف و ینکر" امام عقیلیؒ فرماتے ہیں "یہ وہ شخص ہے جو رفض میں غلو کرتا تھا" حافظ ابن حجر عسقلانیؒ فرماتے ہیں "متروک ہے' ابن معینؒ نے اس کی تکذیب کی ہے" علامہ ہیثمیؒ ایک مقام پر اسے "ضعیف" اور دوسرے مقام پر "متروک" بتاتے ہیں۔ بعض رواۃ کے ساتھ اس کا تدلیس کرنا بھی مروی ہے۔ امام ابن حبانؒ فرماتے ہیں "یہ شخص ان میں سے تھا جو ثقات کی طرف سے توہماً" اشیائے موضوعات روایت کرتے ہیں' اس کے ساتھ نہ احتجاج جائز ہے اور نہ اس سے روایت لینا الا یہ کہ علی جت الاعتبار ہو۔" وغیرہ ۱۴۴

اس سند کے دوسرے راوی عائذ اللہ المجاشعی ابو معاذ بصری کے متعلق امام بخاریؒ کا مشہور قول ہے "لا یصح حدیثہ" امام ذہبیؒ فرماتے ہیں "ابو حاتمؒ نے عائذ اللہ کو منکر الحدیث قرار دیا ہے۔" حافظ ابن حجر عسقلانیؒ بیان کرتے ہیں "ساتویں طبقہ کا ضعیف راوی تھا" امام

۱۴۳۔ تحفہ الاحوذی شرح جامع الترمذی للمبارکفوری ج نمبر۲' ص ۳۵۲۔۳۵۳

۱۴۴۔ ضعفاء والمتروکین للنسائی ترجمہ نمبر۵۹۲' تاریخ الکبیر للبخاری ج ۴ ص ۱۱۴' تاریخ الصغیر للبخاری ج۲ ص۲۶۸' ضعفاء الصغیر للبخاری ترجمہ نمبر۳۸۱' معرفتہ والتاریخ للبستوی ج ۲ ص۷۷' جرح والتعدیل لابن ابی حاتم ج ۴ ص۴۸۹' کامل فی الضعفاء لابن عدی ج نمبر۷ نمبر۲۵۲۳' ضعفاء والمتروکین للدار قطنی ترجمہ نمبر۵۴۸' ضعفاء الکبیر للعقیلی ج نمبر۴ ص۳۰۶' مجروحین لابن حبان ج نمبر۳ ص۵۵' میزان الاعتدال للذہبی ج نمبر۴ ص۲۷۲' تقریب التہذیب لابن حجر ج نمبر۲ ص۳۰۶' ضعفاء و المتروکین لابن الجوزی ج نمبر۳ ص۱۶۵' تحفہ الاحوذی للمبارکفوری جلد نمبر۳ ص۳۷۰' مجمع الزوائد للہیثمی ج نمبر۱۰ ص۱۹۰' ۳۱۲

© rasailojaraid.com
محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com
© rasailojaraid.com

بخاریؒ، امام عقیلیؒ اور امام ابن الجوزیؒ نے اس کا ترجمہ اپنی کتب الضعفاء (والمتروکین) میں اور امام ابن حبانؒ نے اپنی کتاب "المجروحین" میں درج کیا ہے۔ ۱۵

اس حدیث کے متعلق بعض مشاہیر علمائے حدیث کی آراء میں سے امام ذہبیؒ اور علامہ مبارکپوریؒ کے اقوال تو اوپر بیان ہو چکے ہیں' چند مزید آراء ملاحظہ فرمائیں حافظ ابن العربیؒ "عارضتہ الاحوذی شرح جامع الترمذی" میں فرماتے ہیں قربانی کی فضیلت میں بیان کی جانے والی کوئی بھی حدیث صحیح نہیں ہے" بوصیریؒ "الزوائد" میں لکھتے ہیں "اس کی اسناد میں ابوداؤد ہے جس کا نام نفیع بن الحارث ہے' وہ متروک اور حدیث گھڑنے کیلئے متہم ہے" حافظ منذریؒ "ترغیب والترہیب" میں فرماتے ہیں "یہ حدیث جس کی طرف امام ترمذیؒ نے اشارہ فرمایا ہے ابن ماجہؒ اور حاکمؒ وغیرہ سب نے عن عائذ اللہ عن ابی داؤد عن زید بن ارقم قال بہ' روایت کی ہے ہم نے اس کے الفاظ انفاً ذکر کیے ہیں" پھر حافظ منذریؒ حاکمؒ پر معقباً لکھتے ہیں "بلکہ یہ روایت واہی ہے۔ عائذ اللہ جو المجاشعی ہے اور ابوداؤد جو نفیع بن الحارث الاعمی ہے دونوں ساقط ہیں۔" ۱۶۔ امام ابن عدیؒ نے اس حدیث کو عائذ اللہ المجاشعی کے ترجمہ میں وارد کیا ہے اور فرماتے ہیں "لا یصح حدیثہ" امام بخاری سے بھی ایسا ہی منقول ہے۔ امام عقیلی نے بھی زیر مطالعہ حدیث کو عائذ اللہ کے ترجمہ میں ہی وارد کیا ہے جبکہ امام ابن حبانؒ نے اس حدیث کو نفیع بن الحارث کے ترجمہ کے تحت ذکر کیا ہے۔ امام ذہبیؒ نے اس حدیث کو نفیع بن الحارث اور عائذ اللہ دونوں کے تراجم میں نقل کیا ہے۔

خاتمہ بحث:

ائمہ جرح و تعدیل اور کبار محدثینؒ و شارحین حدیث کے مندرجہ بالا اقوال کی روشنی میں زیر مطالعہ حدیث کو کسی طرح بھی صحیح یا قابل حجت قرار نہیں دیا جا سکتا ہے۔ جو لوگ فضائل اعمال میں ضعیف احادیث کے مقبول ۱۷ہونے کے قائل ہیں ان کے لئے بھی یہ حدیث کچھ زیادہ سود مند ثابت نہیں ہو سکتی کیونکہ اس کا مرتبہ "ضعیف" سے بہت فروتر "موضوعات" کے زمرہ میں ہوتا ہے۔ جیسا کہ محدث عصر علامہ شیخ محمد ناصر الدین الالبانی حفظہ اللہ نے اس حدیث کے متعلق "سلسلہ الاحادیث الضعیفہ والموضوعہ" ۱۸ میں بیان فرمایا ہے۔

۱۵۔ تاریخ الکبیر للبخاری ج نمبر۷ ص۸۴' ضعفاء الصغیر للبخاری ترجمہ نمبر۳۸۹' مجروحین لابن حبان ج نمبر۲ ص۱۹۲' تہذیب التہذیب لابن حجر ج نمبر۵ ص۸۷' تقریب التہذیب لابن حجر ج نمبر۱ ص۳۹۰' ضعفاء الکبیر للعقیلی ج نمبر۳ ص۴۱۹' میزان الاعتدال للذہبی ج نمبر۲' ص۳۶۳ ضعفاء والمتروکین لابن الجوزی ج نمبر۲ ص۶۸

۱۶۔ ترغیب والترہیب للمنذری ج نمبر۲ ص۱۰۱-۱۰۲

۱۷۔ اس موضوع پر مفصل بحث کے لئے راقم کی کتاب "ضعیف احادیث کی معرفت اور ان کی شرعی حیثیت" کی طرف رجوع فرمائیں۔ ۱۸۔ سلسلہ الاحادیث الضعیفہ والموضوعہ للالبانی ج نمبر۳ ص۱۵۷

© rasailojaraid.com

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ